بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

SENATE DEBATES

SENATE OF PAKISTAN

Wednesday, January 29th, 1986

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall, (State Bank Building), Islamabad, at six of the clock in the evening, with Mr. Chairman (Mr. Ghulam Ishaq Khan) in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝
سَبِّحِ اسۡمَ رَبِّكَ الۡاَعۡلَى ۝١ الَّذِیۡ خَلَقَ فَسَوّٰى ۝٢ وَالَّذِیۡ قَدَّرَ
فَهَدٰى ۝٣ وَالَّذِیۡۤ اَخۡرَجَ الۡمَرۡعٰى ۝٤ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحۡوٰى ۝٥
سَنُقۡرِئُكَ فَلَا تَنۡسٰۤى ۝٦ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ یَعۡلَمُ الۡجَهۡرَ وَمَا
یَخۡفٰى ۝٧ وَنُیَسِّرُكَ لِلۡیُسۡرٰى ۝٨ فَذَكِّرۡ اِنۡ نَّفَعَتِ الذِّكۡرٰى ۝٩
سَیَذَّكَّرُ مَنۡ یَّخۡشٰى ۝١٠ وَیَتَجَنَّبُهَا الۡاَشۡقَى ۝١١ الَّذِیۡ یَصۡلَى
النَّارَ الۡكُبۡرٰى ۝١٢ ثُمَّ لَا یَمُوۡتُ فِیۡهَا وَلَا یَحۡیٰى ۝١٣ قَدۡ اَفۡلَحَ
مَنۡ تَزَكّٰى ۝١٤ وَذَكَرَ اسۡمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ۝١٥ بَلۡ تُؤۡثِرُوۡنَ الۡحَیٰوةَ
الدُّنۡیَا ۝١٦ وَالۡاٰخِرَةُ خَیۡرٌ وَّاَبۡقٰى ۝١٧ اِنَّ هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ
الۡاُوۡلٰى ۝١٨ صُحُفِ اِبۡرٰهِیۡمَ وَمُوۡسٰى ۝١٩

ترجمہ   شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اے پیغمبر، اپنے پروردگار جلیل الشان کے نام کی تسبیح کرو جس نے انسان کو بنایا پھر اس کے اعضا کو درست کیا۔ اور جس نے اس کا اندازہ ٹھہرایا پھر اس کو راستہ بتایا۔ اور جس نے چارہ اگایا۔ پھر اس کو سیاہ رنگ کا کر دیا۔ ہم تمہیں پڑھا دیں گے کہ تم فراموش نہ کرو گے۔ مگر جو خدا چاہئے وہ کھلی بات کو بھی جانتا ہے اور چھپی کو بھی۔ ہم تم کو آسان طریقے کی توفیق دیں گے۔ سو جہاں تک نصیحت کے نافع ہونے کی امید ہو نصیحت کرتے رہو۔ جو خوف رکھتا ہے وہ تو

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

SENATE DEBATES

SENATE OF PAKISTAN

Wednesday, January 29th, 1986

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall, (State Bank Building), Islamabad, at six of the clock in the evening, with Mr. Chairman (Mr. Ghulam Ishaq Khan) in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○
سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ﴿۱﴾ الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى ﴿۲﴾ وَالَّذِيْ قَدَّرَ
فَهَدٰى ﴿۳﴾ وَالَّذِيْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ﴿۴﴾ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى ﴿۵﴾
سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى ﴿۶﴾ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا
يَخْفٰى ﴿۷﴾ وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ﴿۸﴾ فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ﴿۹﴾
سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ﴿۱۰﴾ وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ﴿۱۱﴾ الَّذِيْ يَصْلَى
النَّارَ الْكُبْرٰى ﴿۱۲﴾ ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ﴿۱۳﴾ قَدْ اَفْلَحَ
مَنْ تَزَكّٰى ﴿۱۴﴾ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ﴿۱۵﴾ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ
الدُّنْيَا ﴿۱۶﴾ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿۱۷﴾ اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ
الْاُوْلٰى ﴿۱۸﴾ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ﴿۱۹﴾

ترجمہ شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اے پیغمبر' اپنے پروردگار جلیل الشان کے نام کی تسبیح کرو جس نے انسان کو بنایا پھر اس کے اعضا کو درست کیا۔ اور جس نے اس کا اندازہ ٹھہرایا پھر اس کو راستہ بتایا۔ اور جس نے چارہ اگایا۔ پھر اس کو سیاہ رنگ کا کر دیا۔ ہم تمہیں پڑھا دیں گے کہ تم فراموش نہ کرو گے۔ مگر جو خدا چاہئے وہ کھلی بات کو بھی جانتا ہے اور چھپی کو بھی۔ ہم تم کو آسان طریقے کی توفیق دیں گے۔ سو جہاں تک نصیحت کے نافع ہونے کی امید ہو نصیحت کرتے رہو۔ جو خوف رکھتا ہے وہ تو

نصیحت پکڑے گا۔ اور بے خوف بد بخت پہلو، تہی کرے گا۔ جو قیامت کو بڑی تیز آگ میں داخل ہو گا۔ پھر وہاں نہ مرے گا، نہ جئے گا۔ بے شک وہ مراد کو پہنچ گیا جو پاک ہوا۔ اور اپنے پرورد گار کے نام کا ذکر کرتا رہا اور نماز پڑھتا رہا۔ مگر تم لوگ تو دنیا کی زندگی کو اختیار کرتے ہو۔ حالانکہ آخرت بہت بہتر اور پائندہ تر ہے یہی بات پہلے صحیفوں میں (مرقوم) ہے (یعنی) ابراہیمؑ اور موسیٰؑ کے صحیفوں میں۔

FATEHA KHAWANI

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر! گذشتہ دنوں میں میران شاہ میں bombardment کی وجہ سے ایک شخص شہید ہوا اور اسی طرح کل کراچی میں جمعیت کے کارکن کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ اسی طرح مردان میں تصادم میں بائیس طلباء شدید زخمی ہوئے جن میں سے ۵ زخمیوں کی حالت نازک ہے۔ میں اس سلسلے میں ایوان سے درخواست کرتا ہوں کہ جمعیت کے کارکن جو شہید ہوئے ہیں اور میران شاہ میں جو bombardment سے شہید ہوئے اور ان زخمیوں کی بحالی صحت کے لئے بھی دعا مانگی جائے۔

جناب چیئرمین: یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتا لیکن بہر حال چونکہ ایک اسلامی رسم ہے دعا مانگنا، میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ جو اصحاب فوت ہو گئے ہیں ان کے لئے دعا مانگی جائے اور جو زخمی ہوئے ہیں ان کی بحالی صحت کے لئے بھی دعا مانگی جائے۔

سید عباس شاہ: اس کے ساتھ جناب والا! جسٹس سجاد احمد جان کے لئے جو کہ ہمارے معزز سینٹر وسیم سجاد کے والد ہیں دعا مانگی جائے۔

جناب چیئرمین: ان کو بھی دعا میں شامل کر لیا جائے۔

(اس کے بعد ایوان نے مرحومین کی مغفرت اور زخمیوں کی بحالی صحت کے لئے دعا کی)

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: آپ کا شکریہ۔

OATH TAKING

Mr. Chairman: Oath taking by a new Member—

According to Election Commission of Pakistan Notification dated 28th January, 1986, Pir Shujaat Hasnain Qureshi has been declared elected to the Senate from the Province of the Punjab against

one of the general seats, as a result of by-election. I would request Pir Shujaat Hasnain Qureshi to come to the dias and take his oath.

(The Member took the oath)

QUESTIONS AND ANSWERS

Production of Cotton

23. ***Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel:** Will the Minister for Food, Agriculture and Co-operatives be pleased to state:

(a) the total quantity of cotton produced in the country, year-wise and province-wise, during the last 4 years; and

(b) the quantity of the total cotton consumed in the textile mills of the country, year-wise and province-wise, during the said period?

Qazi Abdul Majid Abid: (a) & (b) The information is as under:—

(a) Cotton Production:

('000' bales)

	1981-82	1982-83	1983-84	1984-85	1985-86 (Tentative)
Punjab	2,844	3,255	1,694	4,451	4,851
Sind	1,550	1,585	1,210	1,475	1,450
N.W.F.P.	3	3	3	3	3
Baluchistan	1	1	1	1	1
All Pakistan	4,398	4,844	2,907	5,930	6,305

(b) *Cotton Consumption (bales).*

Punjab	1,416,514	1,491,995	1,316,676	1,441,789
Sind	1,064,006	1,204,852	1,126,784	1,188,187
N.W.F.P.	148,536	166,045	126,365	130,575
Baluchistan	45,886	31,711	11,576	19,454
Azad Kashmir	40,163	37,173	28,336	28,872
Un-Identified	—	209,224	—	—
Total	2,715,105	3,141,000	2,609,737	2,808,877

جناب چیئرمین: جواب لمبا ہے۔ میرے خیال میں اسے پڑھا ہوا ہی تصور کریں کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: کیا وزیر محترم یہ فرمائیں گے کہ کپاس کی گانٹھ کی قیمت پچھلے سال کیا تھی اور موجودہ قیمت کیا ہے؟

جناب چیئرمین: اندرون ملک یا بیرون ملک؟

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: اندرون ملک اور بیرون ملک بھی' دونوں کی الگ الگ تفصیل بتائیں؟

Qazi Abdul Majid Abid: Sir, I would like to have a fresh notice.

جناب چیئرمین: فریش نوٹس چاہیئے

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: ٹھیک ہے یہ تو حلف برداری میں مصروف تھے' دو تین دن سے تیاری نہیں کر کے آئے۔

جناب چیئرمین: آپ نے پوچھا نہیں تھا۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: اس کے لئے فریش نوٹس کی ضرورت تو نہیں ہوتی کیونکہ یہ خود مصروف تھے' حلف برداری میں اور ادھر ادھر بھاگ دوڑ میں' تو اس لئے یہ ہو سکتا ہے' لیکن آئندہ یہ روایت قائم نہیں ہونی چاہیئے۔

قاضی عبدالمجید عابد: جناب چیئرمین/ حلف برداری میں تو چند منٹ لگتے ہیں' اتنے تو مصروف نہیں تھے۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: تگ و دو میں بڑی جدوجہد کرنی پڑتی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی اور ضمنی سوال' کوئی نہیں' اگلا سوال نمبر ۲۴۔ جناب میرداد خیل صاحب۔

Import of Food Grains

24. ***Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel:** Will the Minister for Food, Agriculture and Co-operatives be pleased to state:

(a) the total quantity of wheat, rice, chemcial fertilizers and insecticides separately, imported from 1st January, 1983 to 31st December, 1985 alongwith their year-wise cost in Pakistani currency;

(b) the total quantity of cotton and cotton yarn imported during the said period; and

(c) the capacity for storage and preservation of foodgrains and the total quantity of the said food grains lost or wasted during the said period?

Qazi Abdul Majid Abid : The information is being collected and will be placed on the table of the House when available.

جناب چیئرمین: اس کا تو ابھی جواب ہی نہیں آیا۔ جناب قاضی عبدالمجید صاحب۔

قاضی عبدالمجید عابد : گزارش یہی ہے کہ مطلوبہ معلومات جمع کی جا رہی ہیں جیسے ہی آئیں ایوان کی میز پر رکھ دی جائیں گی۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : محترم چیئرمین صاحب! ہم پندرہ دن پہلے نوٹس دیتے ہیں اور یہ نوٹس تو تقریباً ایک مہینہ ہوا ہے میں نے دیا ہے اور اس بنیاد پر دیا ہے کہ اہم سوالات ہوتے ہیں۔ اس لئے میں وہ پہلے دیتا ہوں کہ وزیر صاحب اور متعلقہ محکمہ تیار ہو کر جواب دے۔ تو کیا میں ایک سال پہلے ان کے لئے سوالات بھیجوں اور اس کے بعد پھر میں یہ کہوں۔ آخر اس ایوان کا وقار ہے' پارلیمنٹ ہے' کوئی معمولی مذاق کی بات نہیں اس لئے ان وزراء محترم کو دلچسپی لینی چاہئے۔

جناب چیئرمین: سوال صرف اتنا ہے کہ بقول غالب۔

ع بقدر ظرف چاہئے خمار تشنہ کامی بھی۔

جو آپ سوال پوچھتے ہیں اس کے لئے وقت بھی اتنا ہی درکار ہوتا ہے۔ کچھ یہ غلطی میری ہے ہم نے اس سوال کو باوجود اس کی وسعت نوعیت کے ایڈمٹ کیا لیکن ذرا سوال کو آپ دیکھیں۔ اس کو کتنا وقت لگے گا اس کا جواب حاصل کرنے میں۔

> "The total quantity of wheat, rice, chemical fertilizers and insecticides separately imported from 1st January, 1983 to 31st December, 1985, alongwith their year-wise cost in Pakistani currency."

اب اس کا آپ خود اندازہ لگائیں کہ یہ کوئی readily available information نہیں ہوتی جو کہ وزیر صاحب کہیں سے اٹھا کر ہاؤس میں پیش کریں ان کو وقت چاہئے ان کو صرف تین دن ملتے ہیں اس میں آپ کو یہ بھی علم ہو گا کہ insecticides پرائیویٹ سیکٹر میں چلے گئے ہیں پچھلے دو سال سے' اب ان سے انفارمیشن اکٹھی کرنا کہ کتنی آئی ہے' کس قیمت

پر، کہاں سے، تو اس پر وقت ضرور لگے گا تو میں گزارش کرونگا کہ اس میں منسٹری کو بھی جو مناسب وقت ہے مہیا کیا جائے۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: یہ کب تک ہو گا؟

جناب چیئرمین: ہاں یہ آپ بتائیے کب تک ہو گا۔

قاضی عبدالمجید عابد: مسٹر چیئرمین/ سر، کوئی definite date تو نہیں دے سکتا ہوں، لیکن میں انتہائی کوشش کرونگا کہ اسی سیشن کے دوران یہ مہیا کر دوں۔

جناب چیئرمین: اسی سیشن کے دوران انشاءاللہ آجائے گا۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: مارچ تک؟

جناب چیئرمین: یہ سیشن depand کرتا ہے، کب تک ختم ہوتا ہے۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: میں ایک ضمنی سوال پوچھ سکتا ہوں؟

جناب چیئرمین: پوچھئے۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: اگر وہ ذہنی طور پر تیار ہیں۔

جناب چیئرمین: سوال سن لیں گے۔ اگر وہ اس پوزیشن میں ہیں تو ضرور جواب دیں گے اسی لئے بیٹھے ہیں۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: کیا یہ سچ ہے کہ یوریا کھاد کی قیمت جو دو ہزار روپے ٹن ہے اب یہ بتا سکیں گے کہ اس کی قیمت اب کیا ہے اور پہلے کتنی تھی؟

جناب چیئرمین: یعنی پہلے کس وقت؟ اس کی قیمت میں بھی اتار چڑھاؤ ہوتا رہا ہے۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: پچھلے سال۔

جناب چیئرمین: پچھلے سال سے، میرے خیال میں اس کے لئے تو فریش نوٹس چاہئے ہو گا۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: یہ فرمائیں ناجی (قہقہہ)

قاضی عبدالمجید عابد: سر جو آپ نے فرمایا، میں اس کی تائید کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: نہیں وہ آپ کو کہنا چاہئے تھا۔

Qazi Abdul Majid Abid: I repeat the same, Sir.

جناب عبدالرحیم : میری بات بھی صحیح ہوئی نا' آخر میں بھی ایک ملنگ کا مرید ہوں۔

قاضی عبدالمجید عابد: میں سینٹر صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ میں ان کا خادم ہوں۔ میں انشاءاللہ کوشش کر کے جو بھی سوال لکھ کر دیں گے اس کا جواب دونگا۔

جناب چیئرمین: میں اتنی گزارش ضرور کرونگا کہ بعض سوالات کے اگر مکمل جوابات نہیں آتے جو انفارمیشن میسر ہے کم از کم وہ ہاؤس میں پیش کی جائے۔ باقی کے متعلق کہا جائے کہ وہ اکٹھی کی جارہی ہیں تو صحیح طریقہ وہی ہو گا۔ اگلا سوالا جناب میرداد خیل صاحب!

PAKISTAN MISSIONS ABROAD

25. ***Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel:** Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state the names of the countries where there are Pakistani Missions, and Commercial and Press Attaches?

Sahabzada Yaqub Khan: (i) The names of the countries where there are resident Pakistan Missions may be seen at Annexure-I.

(ii) A list of countries where our Missions have a Commercial Section (headed by a Commercial Attache or a Commercial Counsellor) may be seen at Annexure-II.

(iii) A list of countries where our Missions have a Press Section headed by a Press Attache/Counsellor etc. may be seen at Annexure-III.

Annexure I

LIST OF PAKISTAN MISSIONS ABROAD

Embassies

1. Afghanistan .... (Kabul)
2. Algeria .... (Algiers)
3. Argentina .... (Buonos Aires)
4. Australia .... (Canberra)
5. Austria .... (Vienna)
6. Bahrain .... (Bahrain)
7. Bangladesh .... (Dhaka)
8. Brazil .... (Brazilia)

9.	Belgium	(Brussels)
10.	Burma	(Rangoon)
11.	Brunei	(Dar-es-Salam)
12.	Canada	(Ottawa)
13.	China	(Beijing)
14.	Egypt	(Cairo)
15.	France	(Paris)
16.	Germany (DR)	(Berlin)
17.	Germany (FR)	(Bonn)
18.	Ghana	(Accra)
19.	Greece	(Athens)
20.	India	(New Delhi)
21.	Indonesia	(Djakarata)
22.	Iran	(Tehran)
23.	Iraq	(Baghdad)
24.	Italy	(Rome)
25.	Japan	(Tokyo)
26.	Jordan	(Amman)
27.	Kenya	(Nairobi)
28.	Korea (DPR)	(Pyon gyang)
29.	Korea (ROK)	(Seoul)
30.	Kuwait	(Kuwait)
31.	Lebnon	(Beirut) (Presently not functioning)
32.	Libya	(Tripoli)
33.	Malaysia	(Kula Lumpur)
34.	Maldives	(Male)
35.	Mauritius	(Port Louis)
36.	Morocco	(Rabat)
37.	Mexico	(Mexico City)
38.	Mozambique	(Maputo)
39.	Nepal	(Kathmandu)
40.	Netherland	(The Hague)
41.	Nigeria	(Lagos)
42.	Oman	(Muscat)
43.	Poland	(Warsaw)
44.	Philipines	(Mainila)
45.	Portugal	(Lisbon)
46.	Qatar	(Doha)

47. Romania .... (Bucharest)
48. Saudi Arabia .... (Riyadh)
49. Senegal .... (Dakar)
50. Somalia .... (Mogadishu)
51. Spain .... (Madrid)
52. Sri Lanka .... (Colombo)
53. Sudan .... (Khartoum)
54. Sweden .... (Stockholm)
55. Switzerland .... (Berne)
56. Syria .... (Damascus)
57. Tanzania .... (Dar-es-Salam)
58. Thailand .... (Bangkok)
59. Tunisia .... (Tunis)
60. Turkey .... (Ankara)
61. Soviet Union .... (Mascow)
62. U.A.E. .... (Abu Dhabi)
63. U.S.A. .... (Washington)
64. U.K. .... (London)
65. Yugoslavia .... (Belgrade)
66. Zimbabwe .... (Harare)
67. Y.A.R. .... (Sana'a)

B. Missions at United Nations

68. Pakistan Mission to U.N. .... (New York)
69. Permanent Mission of Pakistan to United Nations (European Office). (Geneva)

C. Missions with C.D.A.

1. Denmark .... (Copenhagen)
2. Niger .... (Niamey)
3. Yemen People's Democratic Republic .... (Aden)
4. Singapore .... (Singapore)

D. Consulates General

1. Dubai ....
2. Hong Kong ....

3. New Yourk ....
4. Istanbul ....
5. Toronto ....
6. Jedda ....
7. Montreal ....

E. **Consulates**

1. Benghazi ....
2. Jalalabad ....
3. Kandhar ....
4. Bradford ....
5. Meshed ....
6. Zahidan ....

F. **Vice Consulates**

1. Brimingham ....
2. Glasgow ....
3. Manchester ....

A.	Missions with Ambassadors	69
C.	Missions with C.D.A's..................	4
D.	Consulate General	7
E.	Consulates......................................	6
F.	Vice Consulates..............................	3
	Total	89

Annexure-II

LIST OF COMMERCIAL ATTACHES PAKISTAN MISSIONS ABROAD

1. Bangladesh.
2. Brazil.
3. China.
4. France.

5. Federal Republic of Germany.
6. Hong Kong.
7. India.
8. Indonesia.
9. Iran.
10. Iraq.
11. Japan.
12. Italy.
13. Kenya.
14. Republic of Korea.
15. Kuwait.
16. Libya.
17. Malaysia.
18. Nigeria.
19. Czechoslavakia.
20. Saudi Arabia.
21. Singapore.
22. Sri Lanka.
23. Spain.
24. Thailand.
25. Turkey.
26. U. S. S. R.
27. U. A. E.
28. Dubai.
29. United Kingdom.
30. U. S. A.
31. Australia.
32. Zimbabwe.
33. Belgium.
34. Canada.
35. Denmark.
36. Netherland.
37. Switzerland.

Annexure-III

LIST OF PRESS ATTACHES PAKISTAN MISSIONS ABROAD

1. Australia.
2. Bangladesh.
3. Canada.
4. China.
5. Egypt.
6. France.
7. Federal Republic of Germany.
8. Hong Kong.
9. India.
10. Indonesia.
11. Iran.
12. Japan.
13. Kenya.
14. Kuwait.
15. Malaysia.
16. Saudi Arabia.
17. Sri Lanki.
18. Turkey.
19. United Arab Emirates.
20. United Kingdom.
21. United States of America.
22. United Nations (New York).

جناب چیئرمین: جواب اس کا دو تین صفحوں پر مشتمل ہے۔ آپ ضمنی سوال پوچھئے۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: سر، گزارش یہ ہے میں نے یہ پوچھا تھا کہ صوبہ وار پریس اتاشی یا قونصلر کتنے ہیں۔ انگریزی میں صوبہ وار نہیں دیا۔

جناب چیئرمین: انگریزی میں واقعی نہیں ہے۔ اردو میں دیکھ لیتے ہیں۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: اردو میں کچھ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: اردو میں کچھ نہیں ہے؟

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: جی ہاں، انگریزی میں سوال پورے دیئے ہیں لیکن صوبہ وار نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جو سوال ان کو بھیجا گیا ہے اس میں یہی ہے۔

List of countries where our Missions have a Press Attaches, headed by a Press Attache, Counsellor.

The names of the countries where there are Pakistan Missions and Commercial and Press Attaches.

تو آپ کو صوبہ واران لوگوں کی لسٹ چاہیئے؟

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: یہ ضمنی سوال ہے صوبہ وار اس کی تعداد کیا ہے؟

Mr. Zain Noorani: Sir, for the information of the honourable Senator, Press Attaches and Commercial Attaches are not appointed by the Foreign Office.

یہ انفارمیشن جو مانگ رہے ہیں اس کے لئے فریش نوٹس متعلقہ محکمے کو دینا ہوگا۔

جناب چیئرمین: اس میں صرف اتنی عرض ہے۔ جو مین منسٹری ہوتی ہے۔ دوسروں سے Coordinate کر کے وہ جواب خود بھی مہیا کر سکتے ہیں۔ اگر مین اس کا فارن آفس کے ساتھ تعلق ہے، تو منسٹری آف انفارمیشن سے وہ جوابات طلب کر کے ان کو پیش کر سکتے ہیں بہرحال یہ گورنمنٹ کا آپس میں Coordination کا تعلق ہے، جی انکے پاس اطلاع نہیں ہے، فریش نوٹس کی بات کرتے ہیں۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: بس جی ٹھیک ہے خوانده ناخوانده برابر شد۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال جناب میر یار محمد خان رند۔

PROCEDURE FOR TRAVELLING ABROAD ON MEDICAL GROUNDS

16. ***Mir Yar Muhammad Rind** (put by Malik Faridullah Khan): Will the Minister for Health, Special Education and Social Welfare be pleased to state:

(a) the procedure followed for obtaining approval for travelling abroad on Medical grounds and the number of days required by the Ministry for taking a decision in such cases after the recommendation of the Medical Board;

[Mir Yar Muhammad Rind]

(b) whether any application of Mr. Sher Muhammad Mari was recommended by the Provincial Health Department for the approval of the Federal Ministry; and

(c) the Government policy about allowing political leaders to go abroad on medical grounds?

Malik Nur Hayat Khan Noon: (a) According to the existing procedure the intending patients are not examined by the Special Medical Board on whose recommendations a summary to the Prime Minister for obtaining final approval is routed through the Finance Division, because it is in relaxation of Central Services Medical Attendance Rules, 1958. The submission of the summary after the receipt of the recommendation of the Board, takes about a week's times.

(b) No application of Mr. Sher Muhammad Mari was received in this Ministry regarding his medical treatment abroad from Health Department, Government of Baluchistan. However he had applied directly to Health Division for medical treatment abroad at his own expense and he was advised to appear before the Special Medical Board of Health Department. Government of Baluchistan and sent the Board's recommendations to this Ministry for further necessary action but no reply was received, either from the individual or Health Department, Government of Baluchistan, Quetta.

(c). There is no policy as such in this regard. Individual cases are examined on merit.

ملک فریداللہ خان: سپلیمنٹری سر! کیایہ حقیقت ہے کہ بعض سیاسی رہنما کی فائلز میں اگر وہ بیمار بھی ہو جائیں تب بھی صوبے والے غور نہیں کرتے؟

جناب چیئرمین: صوبے والے یا..................

ملک فریداللہ خان: گورنمنٹ سر۔ جی ہاں پراونشل گورنمنٹ۔

جناب چیئرمین: جناب پاشا صاحب! آپکے علم میں ہے کہ وہ غور کرتے بھی ہیں یا نہیں کرتے وہ صرف اتنا پوچھتے ہیں۔ اگر نہیں ہے تو کہہ دیں نہیں کرتے۔

جناب شاہ محمد پاشا کھوڑو: نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: اچھا۔ اور کوئی ضمنی سوال۔ جناب میرداد خیل صاحب!

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: کیاوزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ جو سیاسی لوگ ملک کے خلاف بیانات دیتے ہیں یاباتیں کرتے ہیں۔ کیاحکومت نے ایسے اقدام شروع کردیئے ہیں کہ انکے ویزے اور پاسپورٹ منسوخ کردیئے جائیں؟

جناب چیئرمین: یہ سوال میرے خیال میں اس سوال سے نہیں اٹھتا۔ یہ صرف میڈیکل سرٹیفکیٹ پہ جو باہر جاتے ہیں اسکے متعلق ہے کہ اسکا طریقہ کار کیا ہے اور صوبے کیا کرتے ہیں۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: کیاایسا بھی کوئی سیاستدان ہے جو اپنے آپ کو سیاسی بیمار کہلاکر بیرونی ممالک جانے کاارادہ رکھتا ہو۔ طریقہ کار کیا ہے آپ کا کہ کیاوہ وہاں جاناچاہتا ہے یا بیمار ہے؟

جناب چیئرمین: جناب پاشا صاحب!

جناب شاہ محمد پاشا کھوڑو: چیئرمین صاحب! اگر بورڈ certify کرے گا کہ یہ آدمی واقعی بیمار ہے اور اس کا علاج یہاں نہیں ہے اور باہر علاج ہو گا تو definitely اسکو اجازت دی جائیگی۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: کیاایسا طریقہ کار نہیں ہو سکتا کہ ایک ہفتہ کے اندر وہ ٹھیک ہو جائیں اور پھر انہیں واپس بلایا جائے۔

جناب شاہ محمد پاشا کھوڑو: ہماری Foreign country میں کوئی ایسی ایجنسی تو نہیں بیٹھی ہے کہ انکو واپس کھینچ لے آئے۔

جناب شاد محمد خان: ویزا میں کوئی restrictions نہیں ہوتی کہ اتنے پیریڈ کیلئے جانا ہوتا ہے اور پھر واپس آنا ہے؟

جناب شاہ محمد پاشا کھوڑو: وہ جی، جو جاتے ہیں وہاں کی country انکو ویزا دیتی ہے جیسے انگلینڈ ہے۔ Extension over-there

انجینئر سید محمد فضل آغا: سپلیمنٹری سر! ویسے بھی کوئی پاکستانی باہر جانا چاہئے اور اسکے بعد وہ بیماری کا بھی علاج کروا سکتا ہے۔ کیا اس پر کوئی پابندی ہے۔ اس صورت میں جانے کیلئے کیا طریقہ کار ہے۔ اگر کوئی apply ہی نہیں کرتا کہ میں بیمار ہوں ویسے ہی گھومنے پھرنے جاتا ہے تو وہاں ساتھ ہی علاج کرا لیتا ہے اسکے لئے کیا طریقہ کار ہے؟

جناب شاہ محمد پاشا کھوڑو: کوئی باہر جائے اور علاج کرائے تو اسکو علاج کرانے کی اجازت ہے۔

جناب چیئرمین: اسکو اجازت کی ضرورت ہی نہیں ہے۔

انجینئر سید محمد فضل آغا: اسی بنا پر شیر محمد مری کو کیوں نہیں اجازت دی جاتی کہ وہ ایک پاکستانی کی حیثیت سے باہر جائیں اور اپنا علاج بھی کرائیں۔

جناب شاہ محمد پاشا کھوڑو: سر! شیر محمد مری نے apply کیا تھا۔

He should have applied to the Health Department. He did not apply to the Ministry of Health. So, the Health Department wrote him that you go to the Health Department, Government of Baluchistan and they will write to us. But he gave no reply after that. He kept quiet.

انجینئر سید محمد فضل آغا: سر ایک پاکستانی کی حیثیت سے وہ باہر جانا چاہتا ہے تو ان کے لئے پروسیجر ہے اور

Why not Sher Muhammad Mari be allowed under the same procedure?

ایک پاکستانی کی حیثیت سے ہی اگر باہر چلا جائے تو کیا یہ ضروری ہے کہ صحت بورڈ کو بیچ میں dispute بنائے؟

جناب چیئرمین: فرماتے یہ ہیں کہ وہ اگر apply کرے تو ہم اجازت دیں گے اگر کوئی اجازت طلب ہی نہیں کرتا تو کیا یہ اسکو زور سے بھیجیں؟

انجینئر سید محمد فضل آغا: مطلب یہ ہوا کہ اگر وہ apply کرے کہ مجھے باہر جانا ہے تو یہ انہوں نے surety دلائی ہے کہ یہ اجازت دیں گے۔

جناب چیئرمین: یہ تو ہیلتھ منسٹر ہے یہ تو نہیں دلا سکے گا وہ تو انٹیریئر والا دلا سکے گا یا کوئی اور دلا سکے گا۔

مولانا کوثر نیازی: جناب وزیر صاحب یہ بتائیں گے کہ کیا حکومت نے کوئی Exit control list بنا رکھی ہے جس میں ستر افراد کے نام درج ہیں اور جنہیں باہر جاتے وقت ایئرپورٹ پر روک لیا جاتا ہے؟

Mr. Chairman: No.

مولانا کوثر نیازی: کل تک تو پاشا صاحب وزارت داخلہ میں تھے۔ ابھی وزارت صحت کے بارے میں ان سے سوال کرنا بڑی زیادتی ہے۔

جناب چیئرمین: وہ کل کی بات تھی۔ یہ سوال آئندہ آئے گا وہ ہے اس میں اگلا سوال جناب جاوید جبار صاحب۔ سوال نمبر ۲۷۔

SUPPLY OF NEWSPAPERS TO PAKISTANI MISSIONS ABROAD

27. ***Mr. Javed Jabbar** (put by Nawabzada Jahangir Shah Jogizai): Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state:

(a) whether it is a fact that our Embassies, specially those located in capitals abroad such as Washington, Moscow, New Delhi, Beijing etc., usually receive copies of daily newspapers published in our country after a week or two from the date of their publication here; and

(b) if so, the methods employed by the Ministry of Foreign Affairs to keep senior officials of our Embassies continuously aware of the public opinion of our country on various aspects of current affairs?

Sahabzada Yaqub Khan: (a) Daily newspapers including important periodicals are supplied to all Pakistan Missions abroad by the External Publicity Wing of Ministry of Information and Broadcasting. These papers are sent to our Missions through the diplomatic bag service of the Ministry of Foreign Affairs on weekly basis.

It would not be financially feasible to start diplomatic bag service to our Missions abroad on daily basis for the sole purpose of supplying them daily newspapers. Moreover, daily flights to all our Missions are also not available. Diplomatic bag service to Washington, Moscow and Beijing, like all other Missions, is once a week whereas to London and New Delhi it is twice a week.

[Sahabzada Yaqub Khan]

(b) Besides supplying newspapers and periodicals through weekly diplomatic bag service, our Missions are also kept informed of the situation in the country and important national developments through:

(i) daily news summaries sent to them by the External Publicity Wing of Ministry of Information and Broadcasting. These summaries are sent by telex over the wireless network of the Ministry of Foreign Affairs.

(ii) special programmes and regular slow-speed news bulletins of Radio Pakistan World Service which are heard in almost all parts of the world. These programmes are useful not only for overseas Pakistanis but also for consumption/appropriate use by our Missions abroad.

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال۔ کوئی نہیں اگلا سوال جاوید جبار صاحب۔

IN-SERVICE TRAINING COURSES

28. ***Mr. Javed Jabbar** (put by Nawabzada Jahangir Shah Jogizai): Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state:

(a) the names, nature and duration of courses for in-service training provided to the officers and staff of the Ministry of Foreign Affairs; and

(b) the number of officials who were given the opportunity for formal in-service training, each year during the last five years?

Sahabzada Yaqub Khan: (a).

LIST OF IN-SERVICE TRAINING COURSES PROVIDED TO OFFICERS OF THIS MINISTRY

S. No.	Name of the Course/ Institute	Nature of Courses	Duration
1	2	3	4
1.	Courses at Fletcher School of Law and Diplomacy.		
	U.S.A. :—		
	(a) Master of Arts in Law and Diplomacy (MALD)	Two years course leading to Masters and Law Degree.	Two years.

1	2	3	4
	(b) P.hd.	—	—
	(c) M.A.	—	One year.
2.	National Defence College (NDC) Rawalpindi.	This Course deals primarily with advanced strategic studies and developmental problems conducted by the National Defence College Rawalpindi. On completion of this Course M.Sc. Degree is awarded by Quaid-i-Azam University, Islamabad in 'Advance Strategic Studies.	
3.	National Institute of Public Administration/Lahore/ Karachi/Peshawar.	NIPA offers various courses like:	
		(a) Planning and development course for Officers in BPS-18-19.	One month.
		(b) Computer Orientation Courses.	One week.
		(c) Advance Course in Administration and Development for Officers in PBS—19. The Course aims to introduce the participants with modern strategies of Administration and Development Planning.	
		(d) Personnel Administration Course for Officers in BPS—17. It aims to familarise participants with important aspects of personnel administration.	Two Weeks.
		(e) Management and Human Relations.	Two Weeks.
4.	National Management Course.	National Management Course conducted by Pakistan Administrative Staff College, Lahore (for promotion from BPS—20 to 21).	Twenty Weeks.
5.	Financial Administration NIPA Lahore.	For Officers having more than 5 years service in BPS—17 and above in Government Departments dealing with budgetary and financial matters.	One Month.
6.	Fellowship Courses.	Various Fellowships are offered by different countries in Diplomacy, International Law, International Affairs, Law of the Sea etc. These courses are offered to the Ministry of Foreign Affairs alongwith other Ministries by O & M Division/Ministry of Finance.	Duration of these Courses varies between six months to two Year.
7.	Language Training Courses.	One foreign language is to be learnt by Officers of Foreign Service. Some of the Language Courses are in the form of Fellowships offered by various countries.	Duration of Language Courses vary between eight months to two years depending upon the language.

Annexure

(B) LIST SHOWING THE NUMBER OF OFFICERS WHO ATTENDED VARIOUS COURSES IN PAST FIVE YEARS, INCLUDING LANGUAGE TRAINING

Year	No. of Officers
1981	12
1982	20
1983	13
1984	16
1985	11

جناب چیئرمین: ضمنی سوال کوئی نہیں۔ اگلا سوال جاوید جبار صاحب نمبر ۲۹

DISABLED PERSONS

29. ***Mr. Javed Jabbar** (put by Nawabzada, Jahangir Shah Jogizai): Will the Minister for Health, Special Education and Social Welfare be pleased to state:

(a) the total number of Pakistani citizens who suffered from physical or mental disability as in 1975 and 1985 separately; and

(b) the number of places/beds etc. available in Special Education or Special Care Institutions throughout the country to handle disabled people during the said period?

Malik Nur Hayat Khan Noon: (a) The exact total number of Pakistani citizens who suffered from physical or mental disability is not available. However, according to the UN formula, 10% of the total population in developing countries including Pakistan is disabled in all categories of disability. Out of this 10% the percentage of physically disabled is 40 and of mentally retarded 30. On the basis of this formula

the population of Physically and mentally disabled in Pakistan has been estimated as under:—

Category		Year	Estimated Number of Disabled.
Physically Disabled	....	1975	2,847,472
		1985	3,789,120
Mentally Disabled	....	1975	2,135,604
		1985	2,841,840

(b) Exact number is presently not available. However, more than 120 Institutions (both in public and private sectors) provide facilities for special education, vocational training and rehabilitation of disabled.

جناب چیئرمین: خیر ہے اسے پڑھ لیں انتظار کر لیتے ہیں۔ ضمنی سوال کے لئے ابھی وقت ہے۔

نتیجہ اسی سے یہ اخذ کر سکتے ہیں کہ Physically disabled اور Mentally disabled دونوں روبہ ترقی ہیں ۱۹۷۵ء کے مقابلے میں ۱۰ سالوں میں اچھی خاصی ترقی ہوئی ہے۔

نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی: سر اس کے اسباب کیا ہیں؟

جناب چیئرمین: اسباب کچھ اور ہیں اگر آبادی کی تناسب کا لحاظ رکھا جائے تو نہیں بڑھے۔ جناب پاشا صاحب!

جناب شاہ محمد پاشا کھوڑو: Physically disabled جو لوگ ہیں وہ ۱۹۷۵ء میں کم تھے اور ۱۹۸۵ء میں زیادہ ہو گئے there are reasons for that ۱۹۷۵ء میں لوگ اتنے conscious نہیں تھے کینسر ہو جاتا تھا یا کوئی اور بیماری ہو جاتی تھی Villages میں تو وہ بیماریاں detect نہیں ہوتی تھیں۔

Now, there are more ways of communications available. Medicines have been improved. The population has increased. The present increase is because of that; and not because that the efficiency of the Health Department has gone down.

پہلے جو بیماریاں detect نہیں ہوتی تھیں وہ اب detect ہو رہی ہیں اس واسطے The increase is there شکریہ۔

مولانا کوثر نیازی: کیا وزیر صاحب بتائیں گے کہ ۱۹۷۵ء میں جو ذہنی طور پر معذور لوگ تھے انکی نسبت ۱۹۸۵ء میں سات لاکھ ذہنی طور پر معذور لوگوں کا جو تناسب بڑھا کیا اس میں مارشل لاء کی contribution تو نہیں ہے کہ مارشل لاء کے حالات کی وجہ سے لوگوں پر اتنا ذہنی دباؤ پڑا ہو کہ وہ ذہنی طور پر معذور ہو گئے ہوں؟

جناب شاہ محمد پاشا کھوڑو: نہیں جی ایسا کوئی ذہنی دباؤ تو کوئی نہیں پڑا۔ بڑی اچھی ایڈمنسٹریشن چلی ہے۔ مگر جو میں نے پہلے عرض کیا تھا increase اس واسطے ہے کہ there are more detections.

جناب چیئرمین: مارشل لاء کا main factor تھا دونوں decades میں۔ ۷۵ء کے decade میں بھی اور ۸۵ء کے decade میں بھی۔

نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی: اب جب جمہوریت ہے کیا لوگوں کو ذہنی سکون ملا ہے اور اس کا کوئی اثر پڑے گا؟

جناب شاہ محمد پاشا کھوڑو: یہ جواب آپ کو ۱۹۹۰ء میں دیں گے۔

انجینئر سید محمد فضل آغا: جناب ابھی وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ بیماریوں نے ایڈوانس کیا ہے۔ یہ بات سمجھ میں نہیں آئی کہ ساتھ ساتھ expenditures ایڈوانس میں جا رہے ہیں اور diseases بھی ایڈوانس جا رہے ہیں کیا کوئی ایسا چیک نہیں ہے جس سے چیک کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی diseases کے detection میں ترقی ہوئی ہے اچھا جی Questions are exhausted تو وقفہ سوالات بھی ختم تصور کیا جائے۔

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین: جناب احمد میاں سومرو نے ناگزیر وجوہات کی بناء پر ۳۰-۲۹ جنوری ۱۹۸۶ء کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب جاوید جبار صاحب نے اپنی مصروفیات کی بناء پر ایوان سے ۲۷ تا ۳۰ جنوری ۱۹۸۶ء رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب حسن اے شیخ صاحب نے ناگزیر وجوہات کی بناء پر ایوان سے ۲۹ جنوری تا فروری ۱۹۸۶ء رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سردار جام تماچی صاحب رکن نے اپنی ذاتی مصروفیات کی بناء پر ایوان سے ۲۹ جنوری تا ۱۲ فروری ۱۹۸۶ء رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب میر علی نواز خان تالپور نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر ایوان سے ۲۹ جنوری تا ۷ فروری رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

PRIVILEGE MOTION

جناب چیئرمین: یہ تحریک استحقاق حاجی فرید اللہ خان صاحب کی ہے۔ یہ دو دفعہ پہلے بھی آچکی ہے۔ لیکن جناب وزیر خزانہ کے ہاؤس میں موجود نہ ہونے کی وجہ سے اسے ملتوی کرنا پڑا۔ اب وزارت ہی بدل گئی ہے۔ تو کیا نئے وزیر خزانہ اس پوزیشن میں ہیں کہ اس کا جواب دے سکیں؟

میاں محمد یلیین خان وٹو: جناب والا! میں اس پوزیشن میں ہوں۔

DISCRIMINATION AGAINST FATA MEMBERS IN IDENTIFICATION OF SCHEMES

ملک فرید اللہ خان: جناب چیئرمین! میری تحریک کا متن یہ ہے۔ جناب وزیر اعظم پاکستان نے ایک خط کے ذریعے تمام ممبران سینٹ اور قومی اسمبلی کو مطلع کیا ہے کہ مبلغ پچاس لاکھ روپیہ کی پانچ سکیمیں ہر ممبر سینٹ اور قومی اسمبلی اپنے حلقہ میں سے پلاننگ ڈویژن کو بھیجے تاکہ جلد ہی ان سکیموں پر عمل در آمد ہو سکے۔ ہم نے بھیجے گئے فارمز حسب ضابطہ پر کر کے پلاننگ ڈویژن کو مقررہ تاریخ سے قبل بھجوا دیئے تھے۔ اب جبکہ ان سکیموں کی منظوری دی جا

[Malik Faridullah Khan]

رہی ہے اور کچھ ممبران کو خطوط بھی لکھے گئے ہیں اس ضمن میں جب ہم نے پلاننگ ڈویژن سے رجوع کیا تو ہمیں بتایا گیا کہ فاٹا کے ممبران کی سکیموں کو فی الحال ایک مخصوص پالیسی کے تحت روک دیا گیا ہے اور اس ضمن میں ابھی تک پالیسی وضع نہیں کی گئی۔ مزید براں ان سکیموں میں ردوبدل بھی ہو سکتا ہے۔ جب کہ دوسری طرف ہم نے اپنی سکیموں کے متعلق اپنے حلقہ کے لوگوں کو قبل ہی مطلع کیا ہے۔ لہٰذا میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ اس فیصلہ سے معزز ایوان کا استحقاق بالعموم اور فاٹا سے تعلق رکھنے والے اراکین کا بالخصوص مجروح ہوا ہے۔ ایوان تحریک ہذا پر غور فرمائے۔

جناب والا! میں نے جو تحریک استحقاق دی تھی اسکے بعد پلاننگ ڈویژن سے ہمیں ایک چٹھی ملی کہ فاٹا کے ممبران صاحبان اپنے اپنے پولیٹیکل ایجنٹس کے پاس جا کر اور ان کے ساتھ بیٹھ کر اپنی سکیموں پر عمل درآمد کے لئے حاضری دیں۔ لیکن جب ہم نے وہاں پوچھا تو انہوں نے بتا دیا کہ بعض اسکیمیں جو آپ نے دی ہیں وہ منظور نہیں ہوئیں اور نئے سرے سے دوسری سکیموں کا جائزہ لیا جائے گا اس کے بعد آپ کے لئے رقم واگزار کی جائے گی۔ جناب والا! صوبے سے تعلق رکھنے والے جتنے بھی ممبران سینٹ ہیں یا قومی اسمبلی کے ممبران ہیں ان کی دی گئی تمام سکیمیں جوں کی توں منظور کر لی گئیں اور ان پر عملدرآمد کے لئے متعلقہ محکموں کو لکھا گیا کہ ان کی فلاں فلاں سکیمیں منظور ہیں۔ لیکن فاٹا کے لئے انہوں نے دوسرا پروسیجر رکھا ہے۔ ہم نے وزیراعظم صاحب کو پہلے ہی مطلع کیا تھا کہ اگر ہمیں یہ رقم دینی ہے تو ہم خود اس کے لئے تجاویز دیں گے اور سکیمیں بنائیں گے۔ کیونکہ ہم پہلے ہی پولیٹیکل ایجنٹس کے اتنے ستائے ہوئے ہیں کہ وہ جو اے۔ ڈی۔ پی تیار کریں گے اس میں ہماری مرضی شامل نہیں ہوگی اور نہ ہی انہوں نے کبھی عوامی نمائندوں کی رائے کی کوئی قدر کی ہے۔ وہاں پھر وہی طریق کار اپنایا گیا ہے یعنی بعض سکیمیں ہمیں دی گئیں اور جب ہم نے متعلقہ پولیٹیکل ایجنٹوں سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ جناب وہ پاس شدہ سکیمیں نہیں ہیں۔ یہ ہم نئے سرے سے مرتب کریں گے اور اس کو دیکھیں گے۔ اس کا واضح مطلب یہی لیا جا سکتا ہے کہ حکومت فاٹا سے تعلق رکھنے والے ممبران کے اوپر اعتماد نہیں کرتی اور یہ بات نہایت ہی قابل افسوس ہے کیونکہ انہوں نے تو ہماری ناک کاٹ دی ہے۔ ہم نے لوگوں سے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ جناب فلاں فلاں سکیمیں ہم آپ کو دیں گے۔ یہ سڑک ہے یہ ٹیوب ویل ہے یہ بی ایچ یو ہے۔ اب وہ سکیمیں

انہوں نے تبدیل کر دی ہیں۔ اس لئے فاٹا کے جتنے بھی ممبران سینٹ بیٹھے ہیں انہوں نے متفقہ فیصلہ کیا ہے کہ استحقاق تو مجروع ہوا ہی ہے اگر ہماری دی گئیں سکیموں کو اسی شکل میں منظور نہیں کیا گیا تو ہمیں وہ روپیہ لینے سے انکار ہے اب بے شک وہ روپیہ پولیٹیکل ایجنٹس کی صوابدید پر رکھ دیں ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں اور ہم اس روپیہ میں کوئی دخل نہیں دیں گے۔ کیونکہ جو سکیمیں ہم نے دی ہیں۔ ان کی feasibility رپورٹ بھی بن چکی تھی جو کہ ہم نے متعلقہ محکمہ کو بھجوا دی تھی۔ اب یہ نیا حکم آیا ہے فاٹا کے اراکین پولیٹیکل ایجنٹس سے رابطہ قائم کریں۔ پولیٹیکل ایجنٹس نے تو اس سال کی بھی اے۔ ڈی۔ پی بنائی ہے یعنی ۸۷-۱۹۸۶ء کے لئے۔ لیکن ہمیں علم نہیں ہے کہ اس اے۔ ڈی پی میں کیا ہے۔ اس طرح ہمارے علاقوں میں جو ڈکٹیٹر شپ ہے، حکومت اس کو اور بھی مضبوط کر رہی ہے۔ لہٰذا اس سے ہمارا واضح استحقاق مجروح ہوا ہے اور یہ ایوان اس پر غور فرمائے۔

<u>ایک رکن:</u> پوائنٹ آف آرڈر جناب!

<u>جناب چیئرمین:</u> فرمایئے!

<u>معزز رکن:</u> جناب والا! جو اراکین بھی رخصت پر ہیں ان سب نے رخصت کی درخواست دی ہیں۔ جبکہ ہمارے سینٹر جناب محبوب الحق صاحب بغیر چھٹی کے غیر حاضر ہیں اس کی وجہ کیا ہے۔ کیا انہوں نے چھٹی کی کوئی درخواست دی ہے؟

<u>جناب چیئرمین:</u> یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔ ابھی تک میرے پاس کوئی چھٹی کی درخواست نہیں آئی۔ جناب عنایت خان صاحب!

<u>نوابزادہ عنایت خان:</u> جناب فرید اللہ صاحب نے جو تحریک پیش کی ہے اس سے ہمارے تمام قبائلی علاقوں کے سینٹر متفق ہیں اور یہ ہمارا مشترکہ فیصلہ ہے کہ اگر ہمیں ایک چیز مکمل طور پر نہیں دے سکتے تو آدھا پیسہ لینے کے لئے ہم سب تیار نہیں ہیں۔

<u>جناب چیئرمین:</u> جناب شاد محمد خان صاحب!

<u>جناب شاد محمد خان:</u> جناب چیئرمین! یہ نکتہ جو جناب فرید اللہ خان نے اٹھایا ہے بڑا اہم ہے۔ حکومت نے یہ پالیسی وضع کرتے ہوئے خاص طور پر یہ پچاس لاکھ روپے عنایت کئے تھے۔ کہ قومی اسمبلی کے اراکین اور سینٹ کے اراکین اپنے حلقے میں جا کر ایسی سکیمیں

منظور کریں جو کہ ڈسٹرکٹ کونسل وغیرہ کی جورسڈکشن میں نہ آتی ہوں اور جو کہ پولیٹیکل ایجنٹس وغیرہ کے پاس بھی نہ ہوں۔ جناب والا! یہ ان کی صوابدید پر ہونا چاہئے جن کی نشاندہی یہ کریں وہی سکیمیں بنائی جائیں۔ ورنہ اگر بیوروکریسی کو اجازت دی جائے گی تو یہ درست کہتے ہیں کہ واویلا ہوتا رہے گا۔ لہٰذا اس مراسلے کو پڑھیں جو شروع میں جاری کیا گیا ہے۔ یہ ان لوگوں کی صوابدید پر سکیمیں ہوں گی۔ جناب والا! یہ فاٹا کے ساتھ زیادتی ہے اس کا ازالہ کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جناب فضل آغا صاحب!

انجینئر سید محمد فضل آغا: شکریہ۔ یہی بات سب کو کہنی ہے اور مجھے بھی کہنا ہے۔ اس سلسلے میں ہمارے ساتھ ڈویلپمنٹ کے وزیر صاحب کی میٹنگ بھی ہوئی تھی اور میں سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ کا یہ بہت اچھا اور اہم پروگرام ہے۔ حکومت کا مطلب یہی ہے کہ لوگوں کو بنیادی سہولتیں بہم پہنچائی جائیں۔ ہم مانتے ہیں کہ حکومت نے ہمیں یہ سمجھانے کی کوشش بھی کی ہے کہ یہ فنڈ ''اقراء فنڈ'' سے ہے جس کا کچھ حصہ تعلیم پر صرف ہونا چاہئے۔ لیکن یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایک سینٹر یا ایم این اے کے حلقے میں تعلیم کی سہولتیں تو موجود ہوں لیکن دوسری سہولتیں جیسے پینے کے پانی، سڑکوں، رہائشی مکانات وغیرہ کی سکیمیں نہ ہوں۔ یہ ہم نے وزیر صاحب سے ڈسکس کیا تھا کہ ہم بہتر جانتے ہیں۔ میری تمام ایم۔ این۔ اے اور سینٹرز حضرات سے بھی درخواست ہے کہ وہ عوامی مفاد میں پراجکٹس بنائیں جس سے عوام کو زیادہ فائدہ پہنچے جس سے اس حکومت کے اچھے اثرات لوگوں پر مرتب ہو سکیں تاکہ ہماری حکومت اچھی طرح پھل پھول سکے۔ اس طرح علاقے میں بہت جلد ترقی ہو سکتی ہے۔ اس میں سینٹرز اور ایم۔ این۔ ایز کی رائے ضرور شامل ہونی چاہئے۔ اور ان کی مرضی سے یہ سکیمیں مرتب ہونی چاہیں۔ کیونکہ یہ بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں کہ عوام کو کس طرح خوش رکھا جا سکتا ہے۔ اور ان کو دیہات میں کیسے بنیادی سہولتیں پہنچائی جا سکتی ہیں۔ میں اس تحریک کی نہایت پر زور حمایت کرتا ہوں۔

Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir: Point of order Sir, has this motion been admitted, that the discussion is being allowed?

Mr. Chairman: No, it has not been admitted but people want to express their views on this.

Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir: But under rule 60, discussion has to take place.....

Mr. Chairman: In order to establish admissibility, we are following a different procedure on privilege motions. Will the honourable Minister for Finance actually reply to...

میاں محمد یٰسین خان وٹو: جناب والا! میں فاضل سینٹر صاحبان کے جذبات کا بے حد احترام کرتا ہوں اور مجھے احساس ہے کہ ان کے دل میں اپنے اپنے علاقوں کی ترقی کیلئے کس قدر جذبہ ہے۔ صورت حال جناب والا! یوں ہے کہ یہ سکیم جس طرح آپ کے علم میں ہے اور معزز ایوان کے سارے ارکان کے علم میں ہے پہلی دفعہ شروع کی جا رہی ہے۔ اس سے پہلے فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے سینٹرز یا ایم این اے صاحبان کی ڈسپوزل پر کوئی رقم نہیں ہوتی تھی جو سکیم بھی نئی شروع کی جاتی ہے اس میں ساری پالیسی کو طے کرتے وقت عملاً کچھ دقتیں آجاتی ہیں۔ اس میں صورت حال ایک تو یہ ہے جناب والا! کہ یہ جتنی رقم دی گئی ہے اس میں سے ۶۰ اور ۴۰ کا تناسب رکھنا تھا۔ ۶۰ فیصد تعلیم پر خرچ ہونا تھا اور ۴۰ فیصد دیہی ترقی پر۔ مجھے ان ممبران کے جذبات کا بھی احترام ہے جو یہ چاہتے ہیں کہ ساری رقم ان کے علاقے میں ان کی مرضی کے مطابق اس پالیسی کے برعکس بھی خرچ کی جائے۔ اس میں جناب دو تین دقتیں ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ جو رقم اقراء ٹیکس سے لی گئی ہے اس رقم کے بارے میں قانونی طور پر دقتیں آپ کے سامنے ہوں گی کہ جو بجٹ قومی اسمبلی نے منظور کیا ہے اسے تعلیم کے لئے خرچ کرنے کی اجازت دی گئی ہے اس سے باہر آپ نہیں جاسکتے۔ بہر حال جناب والا! جو کچھ پہلے وزیر خزانہ صاحب نے ورک آؤٹ کیا تھا یعنی ۶۰۔ ۴۰ کی بجائے ہم کوشش کریں گے کہ ۵۰ کی حد تک بھی یہ ہو جائے۔ لیکن اس کے علاوہ اگر کسی جگہ پر کسی سکیم کو فاضل ممبران صاحبان اس پالیسی کے برعکس منظور کروانا چاہتے ہیں تو وہ وزیر اعظم صاحب منظور فرما سکتے ہیں۔

اب فاٹا کے لئے خاص طور پر جو دوستوں نے ارشاد فرمایا' جس وقت انہوں نے یہ تحریک التواء دی تھی اس وقت' فاٹا کے بارے میں ابھی تک کوئی پالیسی طے نہیں ہوئی تھی۔ اس کے بعد جناب والا! یہاں ایک اجلاس وزیر خزانہ صاحب کی زیر صدارت ہوا جس میں وزیر تعلیم اور دیگر کچھ افسران بھی شامل تھے اس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ آئندہ لوکل گورنمنٹ کے سیکرٹری وہ اس ساری سکیم کے کام کو Co-ordinate کریں گے اور اس ساری چیز کو سپروائز کریں

[Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo]

گے۔ اس سلسلے میں اگر کوئی دقت ہو تو وہ معاملہ ان تک لے جایا جا سکتا ہے اور انشاءاللہ وہ اس سلسلے میں مدد کی کوشش کریں گے۔

جہاں تک جناب سکیموں کا تعلق ہے جو سکیمیں پالیسی کے مطابق ہیں اور ان کے بارے میں حکم دے دیا گیا ہے کہ اس پر عمل درآمد کر دیا جائے اختلاف کا سوال صرف وہاں پیدا ہوتا ہے جہاں پالیسی کے برعکس کوئی چیز ایک فاضل ممبر کرنا چاہیں اور وہ افسران اس میں اجازت نہ دیں یا اس پر کوئی اختلاف رائے ہو۔ میں یہ عرض کروں گا کہ فاضل ممبر صاحبان نے اپنے علاقے کے اگر انہوں نے منصوبے پولیٹیکل ایجنٹس سے (discuss) کر لئے ہیں اور اس میں کوئی اعتراضات ہیں تو بتائیں اب فاٹا کے لئے جناب والا! جس طرح آپ جانتے ہیں کہ وہاں کا ایڈمنسٹریٹو سسٹم settled areas سے مختلف ہے تو اگر ڈسکش کرنے کے بعد کوئی ایسی چیزیں ہیں جن کے بارے میں فاضل ممبر صاحبان کو اختلاف ہے تو میں ان سے یہ استدعا کروں گا کہ وہ مہربانی کر کے فیڈرل گورنمنٹ کی وزارت 'لوکل گورنمنٹ کے جو سیکرٹری ہیں' ان سے رابطہ قائم کریں 'انہیں اس سلسلے میں اختیار دے دیا گیا ہے وہ ان کی ایسی مشکلات کو انشاءاللہ حل کرنے کی کوشش کریں گے۔

لیکن اگر کچھ دقتیں ایسی ہوں جو ناقابل حل ہوں یا پالیسی کے برعکس ان کے بارے میں فاضل ممبر صاحبان فیصلہ کرنا چاہیں تو پھر اس سلسلے میں ان کے ساتھ علیحدہ استدعا کروں گا۔ فاضل وزیر صاحب اس وقت تشریف فرما نہیں ہیں ان سے میں استدعا کروں گا کہ وہ ان کے ساتھ رابطہ قائم کریں پھر اگر پالیسی میں تبدیلی کی کوئی ضرورت ہو تو وہ اس سلسلے میں اقدامات کریں گے چونکہ ہم پہلی دفعہ ایک سکیم نافذ کر رہے ہیں اس لئے اس میں کچھ دقتیں آئیں گی۔ ان کو ہم افہام و تفہیم سے سلجھاتے ہوئے انشاءاللہ آگے نکلیں گے اور میں یقین دلاتا ہوں کہ فاٹا کے ممبران اور سینٹر صاحبان کے ساتھ کسی قسم کی کوئی discrimination نہیں کی جائے گی۔ البتہ جہاں اداروں کا اختلاف ہے ایڈمنسٹریٹو set-up کی وجہ سے' تو وہاں وہ ہماری معذرت قبول فرمائیں گے۔ ہر ممکن کوشش کی جائے گی کہ ان کے ارشادات کے مطابق کام ہو۔

<u>جناب چیئرمین</u>: میرے خیال میں اصلی پوائنٹ جو وہ چاہتے تھے وہ یہ تھا۔

Schemes should be sponsored by the Senators and the Political Agents should have no further say in this. They should be consulted about the schemes and the schemes which are being financed by the Government. They should be undertaken with their consent and their approval.

تو یہ یقین دہانی آپ کرا دیں اگر کرا سکتے ہیں۔

میاں محمد یاسین خان وٹو: جناب میں فاضل ممبر صاحبان کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ جو ان کی سکیمیں اس پالیسی کے مطابق آتی ہیں ان میں ان کا ارشاد فائنل final say ہو گا پولیٹیکل ایجنٹ کو اختیار نہیں ہو گا کہ وہ اس کو تبدیل کرے۔

ملک فرید اللہ خان: جناب والا! میں وزیر خزانہ صاحب کا مشکور ہوں لیکن میری ایک گزارش یہ ہے کہ ہم نے جو سکیمیں دی ہیں ان کے بارے میں ہمیں پلاننگ ڈویژن نے کبھی یہ نہیں کہا کہ آپ کی فلاں سکیم پالیسی کے تحت غلط ہے اور ہم نے جو بھی سکیمیں دی ہیں ان کا تناسب جو ہے وہ بھی ہم نے برابر رکھا ہے کہ اتنا روپیہ ہماری تعلیم والی سکیموں پر صرف ہو اور چالیس فیصد جو ہے وہ دیہی کاموں کے لئے ہو۔ لیکن اب جو چٹھی ہمیں آئی ہے اس میں یہ ہے کہ آپ پولیٹیکل ایجنٹ سے رابطہ قائم کریں۔ جب پولیٹیکل ایجنٹ کے پاس گئے تو ایک تو وہ رقم کم ہے جو ہمیں بتائی گئی تھی کہ ۵۰ لاکھ ہے تو ہمیں بتایا گیا کہ آپ کے ۳۲ لاکھ ہیں یا ۳۰ لاکھ ہیں اور ۲۵ لاکھ ہیں تو مختلف ممبران صاحبان کو مختلف فگرز بتائے گئے ہیں۔ دوسرا یہ کہ جو سکیمیں ہم نے بھیجی ہوئی تھیں وہ فہرست پر سرے سے ہیں ہی نہیں۔ انہوں نے اپنی ایک نئی لسٹ نکالی کہ جناب فلاں جگہ کو سڑک جانی ہے' ادھر سکول کھولنا ہے ادھر بی۔ ایچ۔ یو کھولنا ہے اور ہم نے انکار کر دیا کہ اگر یہ پوزیشن ہے تو ہم اس میں پارٹی اس لئے نہیں بن سکتے کہ ان کے پاس اور بھی اے۔ ڈی۔ پیز کے اختیارات ہیں اور یہ بھی حکومت انہی کی صوابدید پر رکھ رہی ہے۔

جناب والا! میں یہ گزارش کروں کہ آپ پلاننگ ڈویژن کو یا صوبائی حکومت کو مطلع کریں کہ اگر ہماری کوئی سکیمیں ہیں جو پالیسی کے تحت غلط ہیں تو اس کی نشاندہی کریں ہم آپ کو fresh سکیمیں مہیا کریں گے اگر نہیں تو ہمارا جو پیسہ ہے اس کے لئے ہمارا یہ حق بنتا ہے کہ ہماری جو مجوزہ سکیمیں ہیں وہی منظور کی جائیں۔

جناب چیئرمین: معزز رکن نے جو تحریک استحقاق پیش کی ہے اس کے ساتھ انہوں نے ایک خط بھی بھیجا ہے جو وزیر اعظم صاحب کے دستخط سے ان ممبران صاحبان کو ۶ اگست ۱۹۸۵ء کو بھیجا گیا تھا اس میں ضروری نکات ہیں وہ کچھ ایسے ہیں کہ۔

You would recall that the Federal Budget for 1985-86, including special funds for local development and education. The amounts initially earmarked Rs. 500 million for Local Government, Local Development and 800 million for education. These funds are additional to the normal provisions made by the Provincial Government and Local Institutions, for this purpose in their annual development programmes. It has been decided, that allocations from the special funds should be made for schemes identified by Members of the Senate on the basis of their personal knowledge of the needs of the people in their constituencies. These schemes should not only be sponsored by the Senators but their execution should be monitord by them. The launching of these schemes should be done by the elected Representatives, so that they are seen as responding to the genuine needs of the people.

تو اگر اس کو ہم نظر میں رکھیں تو یہ ۴۰ اور ۶۰ کی تقسیم بھی اس میں نظر نہیں آتی اور سکیمیں

essentially that Government has to consider, should be those schemes which are sponsored by the Senators or the honourable Members.

تو یہ یقین دہانی اگر ان کو ہو سکتی ہے تو ٹھیک ہے۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو: جناب والا! میں فاضل سینیٹر صاحبان کو یقین دلاتا ہوں کہ اس سلسلے میں ہم متعلقہ افسران کو ہدایات جاری کریں گے کہ جو بھی ان کی سکیمیں اس پالیسی کے اندر آتی ہیں، ۵ سو اور ۸ سو کے مطابق، سینیٹرز صاحبان اور ممبران قومی اسمبلی کی جو سکیمیں ہوں اور پالیسی کے مطابق ہوں ان سکیموں کو ان افسران کو رد کرنے کا اختیار نہیں ہو گا اور ان کو انہیں منظور کرنا ہو گا آپ کے ارشاد کے مطابق لیکن جہاں کہیں کوئی پالیسی کا ٹکراؤ ہو گا اس کو آپ سلجھا دیں گے۔

جناب چیئرمین: میرے خیال میں آپ ملک فرید اللہ خان صاحب/ اس پر اصرار نہیں کریں گے؟

ملک فرید اللہ خان: جی ہاں اس کے بعد میں اس پر اصرار نہیں کرتا۔

ADJOURNMENT MOTIONS

جناب چیئرمین: جناب میرداد خیل صاحب!

SHIFTING OF LIQUIFIED GAS PLANT FROM QUETTA TO SIND

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ روزنامہ مشرق کوئٹہ ۶ نومبر ۱۹۸۵ء میں یہ خبر نمایاں طور پر شائع ہوئی ہے کہ کوئٹہ کے مائع گیس پلانٹ کو سندھ منتقل کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ بلوچستان کے عوامی حلقوں نے پلانٹ کی منتقلی پر شدید ردعمل کا اظہار کیا ہے انہوں نے کہا ہے کہ اس سے لوگ ایک سہولت سے محروم ہو جائیں گے۔ انہوں نے گورنر بلوچستان اور وفاقی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ مائع گیس پلانٹ کو سندھ منتقل نہ کیا جائے۔

Mr. Chairman: Is it being opposed?

اگر متعلقہ منسٹر نہیں ہے تو..................

جناب اقبال احمد خان: جناب والا! متعلقہ منسٹر اس وقت نہیں ہیں تو کل اس کو ٹیک اپ کر لینگے۔

جناب چیئرمین: آپ فرماتے ہیں کہ متعلقہ منسٹر نہیں ہیں تو کل تک آپ انتظار کر لیں۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: پھر ایک دوسری تحریک ہے۔ واپڈا کے ملازمین گرفتار کئے گئے تھے اور اغواء کئے گئے تھے

جناب چیئرمین: نہیں وہ تو آگے آئے گا۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: اس کو کئی دن ہو گئے۔ وہ بہت اہم ہے۔ یا اس کو لیا جائے یا اسی کو لے لیں۔ یہ بہت سے محترم وزراء ہیں، ۳۵ وزراء نے آخر حلف لیا ہے۔ یہ کس لئے ہیں۔ کوئی نہ کوئی تو جواب دیں۔ آخر ۳۵ ہیں۔

جناب اقبال احمد خان: میں اس کا جواب دیتا ہوں۔ یہ پیش کر لیں۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: جناب محترم بلوچستان ایک سرد علاقہ ہے اور اس میں ایک قدرتی گیس ہے۔ جو وہاں سے نکلی اور پاکستان کے کونے کونے تک پہنچی ہے۔ خوش قسمتی سے صدر پاکستان جنرل ضیاء الحق صاحب کے دور میں اور گورنر رحیم الدین خان صاحب کے دور میں بلوچستان میں قدرتی گیس پہنچائی گئی ہے اب یہ ایک دور دراز علاقہ ہے لیکن یہاں کے

[Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel]

مائع گیس پلانٹ کو سندھ منتقل کر دیا گیا ہے۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس گیس پلانٹ کو کسی اور جگہ منتقل کیا جائے یعنی کہ لورالائی ' یا ژوب ' یا جو سرد علاقہ ہو وہاں منتقل کیا جائے جہاں سردی ہوتی ہے۔ وہاں آگ کی ضرورت ہوتی ہے۔ سندھ تو ویسے بھی گرم علاقہ ہے۔ اور بلوچستان غریب علاقہ ہے اور وہاں لکڑی کی کمی ہے اور وہاں لوگ غریب ہیں۔ تو میری یہ گذارش ہوگی کہ وہ گیس پلانٹ ایسے علاقے میں منتقل کیا جائے جہاں آبادی بھی زیادہ ہو ' اور وہاں کے عوام فائدہ حاصل کر سکیں اور عوام کے جو مسائل ہیں وہ ایک حد تک حل ہو سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین: یہ تو آپ کی تجویز ہوئی ناں یہ نہیں بتایا کہ اس پر بحث کیوں ضروری ہے۔ تجویز کے متعلق آپ کو دوسرا ریزولیوشن ۱۸۷ یا ۱۸۴ کے تحت لانا ہو گا۔ جناب لاء منسٹر صاحب!

جناب اقبال احمد خان: جناب والا! پہلی تو گزارش یہ ہے کہ یہ ایڈ جرنمنٹ موشن انڈر رول ۸۱ سی اینڈ جے ' inadmissible ہے۔ یہ اخبار ۶ نومبر کا ہے اور موشن دسمبر کے آخیر میں دی گئی ہے۔

Therefore, it should be restricted to a matter of recent occurrence. Secondly, it deals with a hypothetical case.

ویسے میں یہ عرض کروں گا کہ اس کی منتقلی کا کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ اس لئے ان کی یہ موشن قبل از وقت ہے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: جناب میرداد خیل صاحب! یہ کہتے ہیں کہ منتقلی کا ابھی کوئی فیصلہ نہیں ہوا تو اس لحاظ سے موشن قبل از وقت ہو جاتی ہے۔ اس صورت حال میں آپ اس پر اصرار کریں گے یا فیصلے کا انتظار کریں گے؟

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: یہ یقین دہانی کرائیں کہ یہ گیس پلانٹ منتقل نہیں ہو گا۔

جناب چیئرمین: ایڈ جرنمنٹ موشن سے تو کوئی یقین دہانی نہیں ہو سکتی ' ایڈ جرنمنٹ موشن پر یقین دہانی کے لئے بحث ہو سکتی ہے۔ جیسے میں نے پہلے عرض کیا تھا اس کے لئے ایک ریزولیوشن لانا ہو گا۔

But this is inadmissible, out of order premature.

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: آپ مسترد کر دیں۔

جناب چیئرمین: میں نے مسترد کر دیا۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: بس یہ ٹھیک ہے حسب معمول، تاکہ آپ کا کام آسان ہو جائے۔

جناب چیئرمین: جی آسان ہو جائے گا۔ مولانا کوثر نیازی صاحب نمبر ۹ مورخہ ۲ جنوری!

ISRAELI GOODS IN ISLAMABAD MARKETS

مولانا کوثر نیازی: جناب چیئرمین! تحریک التواء یہ ہے۔ "روزنامہ بزنس ریکارڈ کراچی کے نمائندہ خصوصی اسلام آباد نے خبر دی ہے کہ اسلام آباد کے اسٹورز میں اسرائیل کی بنی ہوئی مصنوعات فروخت ہو رہی ہیں میں نے اس خبر پر مبنی ایک تحریک التواء ۸ دسمبر کو سینٹ میں بھجوائی تھی لیکن اجلاس Prorogue ہونے کی وجہ سے اس کی باری نہیں آسکی۔ اسرائیل کو عالم اسلام اور بالخصوص پاکستان جس نظر سے دیکھتا ہے وہ محتاج بیان نہیں اسمگلنگ کی مصنوعات کی فروخت کا اس نقطہ عروج تک پہنچ جانا کہ اسرائیل کی مصنوعات پاکستان کے دارالسلطنت میں کھلے بندوں فروخت ہونے لگیں، حکومت کی نااہلی کی انتہا ہے۔ لہٰذا میں دوبارہ تحریک کرتا ہوں کہ ایوان کی کارروائی روک کر اس مسئلہ پر بحث کی جائے"۔

Mr. Chairman: Is it being opposed?

میاں محمد یاسین خان وٹو: جناب والا! میں جناب کی وساطت سے فاضل ایوان کے سامنے یہ بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ حکومت کی امپورٹ پالیسی میں اسرائیل سے کسی چیز کی درآمد کرنے کی اجازت نہیں ہے اور آج تک کبھی بھی پاکستان کی امپورٹ کی پالیسی یہ نہیں رہی ہے کہ اسرائیل کی کوئی چیز درآمد کی جائے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ موجودہ حکومت کی بلکہ پاکستان کی ساری حکومتوں نے کبھی اسرائیل کو تسلیم نہیں کیا، اور نہ ہی جناب والا! کسٹم کے محکمے نے ایسی کوئی اسرائیل کی بنی ہوئی چیزوں کی نیلامی کی ہے۔

صورت حال کچھ یہ ہے کہ کچھ چیزیں اسرائیل کی بنی ہوئی باہر کی دنیا میں بکتی ہیں۔ مثلاً جن میں قمیضیں ہیں، نکٹائیاں ہیں یا چمڑے کی بیلٹ اور بچوں کی چیزیں وغیرہ ہیں ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص جو باہر سے آیا ہو، اور وہ اپنے استعمال کے لئے باہر سے کوئی چیزیں لایا ہو، جو یہاں کے کسی سٹور پر رکھ دی گئی ہوں۔ کیونکہ جہاں تک حکومت کا تعلق ہے وہ چیزیں جن کے بارے میں تفصیلاً تلاشی لی جا سکتی ہے کبھی اسرائیل کی کسی چیز کی اجازت نہیں دی گئی اور اس وقت تک صورت حال یہ ہے کہ کسٹم یا کوسٹ گارڈ، پولیس یا ایف آئی اے فرنٹئر کانسٹیبلری یا

[Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo]

فرنٹیئر کور نے جتنے بھی اس وقت تک کیسز پکڑے ہیں۔ اسرائیل سے سمگل ہو کر کوئی چیز یہاں نہیں آئی۔ یہ چھوٹی چھوٹی چیزیں ہیں جو ہو سکتا ہے باہر سے آنے والے کچھ لوگ لے کر آئے ہوں جن کو سو فی صد چیکنگ ممکن نہیں ہوتی۔

میں آپ کی وساطت سے فاضل ممبر صاحب کو اور اس معزز ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ حکومت کی یہ پالیسی ہے کہ اسرائیل کی بنی ہوئی کوئی چیز امپورٹ نہ کی جائے۔ میں اس ایوان کو اور فاضل ممبر صاحب کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ پاکستان کی حکومت اسرائیل کی بنی ہوئی چیزوں کو کبھی امپورٹ کرنے کی اجازت نہیں دے گی۔ اور اس سلسلے میں ہم پوری کوشش کریں گے۔ اگر کوئی شخص اس کی خلافی ورزی کرے گا تو اس کے خلاف سخت اقدام کیا جائے گا۔ ٹیکنیکلی بھی یہ صورت ہے کہ ۳۰ نومبر کے اخبار میں یہ خبر چھپی تھی اور پہلی ایڈجرنمنٹ موشن بھی فاضل ممبر نے ۸ دسمبر کو دی تھی۔ لیکن اس particular ایڈجرنمنٹ موشن کے بارے میں، میں فاضل ممبر سے یہ استدعا کروں گا کہ اس وضاحت کے بعد اس پر زور نہ دیں۔

جناب چیئرمین: مولانا کوثر نیازی صاحب؟

مولانا کوثر نیازی: جناب چیئرمین! سوال یہ ہے کہ نومبر میں اگر یہ خبر چھپی تھی تو اس کے بعد تین مہینے ہو چلے ہیں۔ حکومت نے کیا انکوائری کرنے کی زحمت کی۔ اسلام آباد میں انٹیلی جنس جیسے سیاسی لیڈروں کا پیچھا کرنے سے فرصت نہیں ہے کیا اس نے سٹورز میں جا کر یہ تحقیق کی کہ واقعتاً اسرائیل کی مصنوعات یہاں فروخت ہو رہی ہیں یا نہیں ہو رہی ہیں۔ ان تین مہینوں میں ہونے والی تحقیقات کا حوالہ دیتے ہوئے اگر فاضل وزیر صاحب آج یہ کہہ دیں کہ ہماری تحقیقات کے نتائج یہ ہیں تو ہمیں بے حد خوشی ہوگی۔ لیکن وہ یہ تین مہینے کے بعد فرما رہے ہیں کہ حکومت ہر ممکن کوشش کرے گی کہ ایسا نہ ہو سوال یہ ہے کہ ایسا ہو رہا ہے اور چیزیں کھلے بندوں اسلام آباد میں اسرائیل کی بنی ہوئی فروخت ہو رہی ہیں انہوں نے ایک مفروضہ یہاں بیان کیا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ کچھ لوگ باہر سے چھوٹی موٹی چیزیں لے آئے ہوں اور وہ سٹور زپر رکھ دی گئی ہوں لیکن یہ تحقیقات کا نتیجہ نہیں تو میں یہ ان سے مطالبہ کرتا ہوں کیا وہ یہ یقین دہانی کرانے کو تیار ہیں کہ وہ ایک ہفتے کے اندر اندر اس کی انکوائری کرائیں گے اپنی سی آئی ڈی کے ذریعے سے اور پھر جو صورت حال ہو اس سے ایوان کو آگاہ کریں گے۔

میاں محمد یسین خان وٹو: جناب والا! میں اس سلسلے میں اس بات کے لئے تیار ہوں کہ

ہم اس سلسلے میں انکوائری کرائیں اور دیکھیں کہ کہیں ایسی صورت ہو رہی ہے تو اس کو ہم انشا اللہ روکیں گے اور ان کے خلاف سخت اقدام کریں گے اگر فاضل ممبر صاحب کے علم میں ہے تو وہ مہربانی کر کے ہمیں brief کر دیں تاکہ ہم وہاں خاص طور پر کوشش کر لیں۔

جناب چیئرمین : شکریہ۔ تو اس پہ آپ اصرار نہیں کرتے Not pressed. اگلا سوال مولانا سمیع الحق صاحب۔

INCREASE IN SUGAR PRICES

مولانا سمیع الحق : میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ سینٹ کا اجلاس ملتوی کر کے حالیہ اور قومی نوعیت کے ذیل کے فوری واقعہ کو زیر غور لایا جائے۔ مارشل لاء اٹھائے جانے کے فوراً بعد ملک بھر میں چینی کے نرخوں میں اضافہ کیا گیا اور من مانی نرخوں پر فروخت کی جانے لگی۔ حکومت کے انسدادی اعلانات اور اقدامات کے باوجود صورت حال جوں کی توں ہے اور چینی کے نرخوں میں اضافہ موجود ہے جب کہ عوام کو مہنگائی کی اس صورت حال سے بے حد پریشانی ہے۔ اس واقعہ کے محرکات اور اس کے تدارک پر مبنی اقدامات زیر غور لائے جائیں۔

Mr. Chairman: Is it being opposed? Sartaj Aziz Sahib?

Mr. Sartaj Aziz: I would like to oppose this on technical grounds. Under Rule 71(d), this issue was discussed recently by an identical motion in the National Assembly.

جناب چیئرمین : میرے خیال میں اگر اردو میں بات کریں تو سمیع الحق صاحب مجھ سے مطالبہ نہیں کریں گے اس کا............

جناب سرتاج عزیز : پہلی گزارش یہ ہے کہ اس موضوع پر قومی اسمبلی میں حال ہی میں بحث ہو چکی ہے۔ اس لئے رول نمبر ڈی۔ ۷۱ کے تحت یہ یہاں پر Admissible نہیں ہے۔ اس کے علاوہ یہ ایک مفروضہ تحریک ہے جس میں جو قیاس پیش کیا گیا ہے۔ وہ حقیقت پر مبنی نہیں ہے کیونکہ اس صورت حال میں تبدیلی آ چکی ہے۔ بہر حال میں اس پر کچھ وضاحت پیش کروں گا لیکن فی الحال نہیں۔

جناب چیئرمین : قومی اسمبلی میں وضاحت پیش کی گئی ہے وہ اگر یہاں پر بھی ہو جائے تو تسلی ہو جائے گی۔

جناب سرتاج عزیز : یہ صحیح ہے کہ اس سال گنے کی فصل پانی کی کمی کی وجہ سے کافی

متاثر ہوئی اور قریباً ۱۰ فی صد کی کمی کی توقع ہے۔ اس کے ساتھ ہی گڑ بنانے میں گنا زیادہ استعمال ہوا۔ اس لئے مجموعی طور پر چینی کی پیداوار جو پچھلے سال ساڑھے بارہ اور ۱۳ ملین ٹن کے درمیان تھی اس سال ساڑھے دس یا گیارہ لاکھ ٹن سے زیادہ نہیں ہوگی۔

حکومت مختلف اقدامات کے بارے میں سوچ رہی تھی کیونکہ ابھی چینی بنانے کا سیزن شروع ہوا تھا اس لئے توقع تھی کہ اس سیزن کے دوران چینی کی قیمت نہیں بڑھے گی. لیکن دسمبر میں کچھ تو سندھ میں ہڑتال ہوئی اور وہاں گنے کے جو کاشتکار تھے انہوں نے کچھ عرصہ کے لئے ملوں کو گنا نہیں دیا اور اس کے علاوہ جو تاجر حضرات تھے انہوں نے بھی کمی کے پیش نظر ذخیرہ اندوزی کی۔

حاجی محمد عمر خان: پوائنٹ آف آرڈر سر! اصل میں بات یہ ہے کہ میں کئی مہینوں سے چلاتا آرہا ہوں بارش کی وجہ نہیں گڑ کی وجہ نہیں، اگر وجہ ہے تو زمیندار کی قوت خرید ہے جو ختم ہو چکی ہے پیسے اس کے پاس نہیں تھے کہ کھاد ڈال سکے۔ اصل میں بات یہ ہے پانچ شوگر ملیں ہمارے صوبے کی بند پڑی ہوئی ہیں کیوں؟ پچھلے سال بھی خسارے میں جا رہی تھیں اب مزارعین کاشتکاروں اور زمینداروں کی قوت خرید ختم ہو چکی ہے۔ اور اس کے لئے کمیٹی بھی بن چکی ہے سینٹ کی زرعی کمیٹی کئی مہینے ہو چکے ہیں۔ میں ان کے پیچھے پھرتا رہتا ہوں کہ خدا کے لئے بیٹھ جائے تاکہ صلاح مشورہ کریں۔ ملک تباہ ہو رہا ہے چینی اربوں روپے کی باہر سے منگوائی جا رہی ہے اور آپ چپ چاپ بیٹھے ہیں کام نہیں کرتے یہ قوم اور ملک تباہ ہو رہا ہے۔ تو غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں۔ اور یہ بالکل غلط بیان دے رہے ہیں۔ اس کو ہم کسی صورت میں ماننے کے لئے تیار نہیں۔

جناب چیئرمین: اس کا جواب بھی دیں گے۔

جناب سرتاج عزیز: تو یہ صحیح ہے کہ دسمبر کے آخری حصے میں چینی کی قیمتیں کسی حد تک بڑھیں حکومت نے اس سلسلے میں فوری اقدامات کئے سب سے پہلے تو حکومت کی طرف سے ایک لاکھ ٹن چینی منگوانے کا فیصلہ کیا گیا اس کے ساتھ ہی جو امپورٹ ڈیوٹی چینی پر تھی وہ پانچ روپے سے کم کر کے چار روپے کر دی گئی تاکہ جو چینی باہر سے آئے وہ مارکیٹ کی قیمتوں کے مطابق تاجر حضرات منگوا سکیں۔ تو ان دونوں اقدام سے مارکیٹ پر بہت اچھا اثر پڑا ہے اور چینی کی قیمت پچھلے دو ہفتے میں تقریباً ایک روپیہ فی کلو کم ہوئی ہے لیکن ابھی تک اس سطح پر نہیں آئی جو

نومبر میں تھی لیکن جس طریقے سے بڑھی تھی وہ اب رجحان کم ہو گیا ہے اور چینی کی قیمتیں معمول پر آرہی ہیں پرسوں کی اطلاع کے مطابق اب تک پرائیویٹ سیکٹر میں بھی ایک لاکھ ستر ہزار ٹن چینی منگوانے کا انتظام کر لیا گیا ہے اور یہ حکومت کے ایک لاکھ ٹن چینی کے علاوہ ہے اس سال جو کمی کا تخمینہ ہے وہ تین اور چار لاکھ ٹن کے درمیان ہے اگر ضرورت پڑی تو حکومت انشا اللہ اور چینی منگوانے کا انتظام بھی کرے گی تا کہ چینی جیسی ضروری جنس کی قیمت قابو میں رہے جناب چیئرمین! یہ تحریک التوا ہے چینی کے بارے میں، گزارش ہے کہ یہ عارضی طور پر ایک صورت حال پیدا ہوئی تھی اور جو موثر اقدام کرنے کے بعد قابو میں آرہی ہے۔

اس کے علاوہ جو دوسرے فاضل رکن نے مجموعی طور پر زرعی صورت حال کی بات اٹھائی اور خاص طور پر گنے کی فصل کی وہ کسی حد تک تو صحیح ہے کہ کاشتکاروں کو وقتاً فوقتاً مشکلات پیش آتی ہیں اور ان کی یہی شکایت ہے کہ قیمتیں کم ہیں اور جو چیزیں وہ استعمال کرتے ہیں ان کی قیمتیں زیادہ ہیں۔ لیکن کم از کم صوبہ سرحد میں گنے کی فصل میں کمی نہیں ہوئی اس سال جو ۷ فی صد کمی ہوئی ہے گنے میں سارے ملک میں وہ صوبہ سرحد میں نہیں ہوئی صوبہ سرحد میں گنے کی فصل قریباً اتنی تھی جتنی پچھلے سال تھی۔ لیکن اس سال معمول کی نسبت گڑ میں زیادہ گنا استعمال ہوا اور چینی میں کم ہوا۔ اور گڑ کی جو قیمت ہے وہ چینی سے کسی حد تک زیادہ ہے اس لئے کاشتکار کو گڑ کی شکل میں جو قیمت ملی وہ تقریباً ۱۵ فیصد روپے من کے حساب سے تھی جب کہ گنے کی قیمت شوگر ملوں سے صرف نو روپے تھی۔ تو کاشتکار کو جو گنے سے آمدنی تھی وہ کافی حد تک معقول ہوئی اسی لئے گنا مل کو نہیں دیا اور تمام ملوں میں اس دفعہ گنے کی کمی ہے۔

حکومت نے حال ہی میں اس کے لئے بھی بہت سے خاص اقدام کئے ہیں تا کہ صوبہ سرحد کی چینی کی جو صنعت ہے اس کو مشکلات سے بچایا جاسکے۔ اس میں ان کو مراعات دی جارہی ہیں جو چینی چقندر سے پیدا کر رہے ہیں ان کے لئے بھی تجاویز زیر غور ہیں اس سلسلے میں ملوں کو مالی امداد بھی دی جارہی ہے تا کہ اس سال جو ان کو نقصان ہوا ہے اس کی کسی حد تک تلافی ہو سکے۔ یہ صحیح ہے کہ زرعی شعبے میں اور بہت سے مسائل ہیں جس پر غور کرنے کی ضرورت ہے اور میں فاضل ممبر کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس سینٹ کو جو زرعی کمیٹی ہے اس کا اجلاس انشا اللہ ۲۰ فروری کو ہو گا اس میں جو مختلف مسائل ہیں وہ زیر بحث لائے جاسکتے ہیں۔

[Mr. Sartaj Aziz]

جہاں تک اس تحریک کا تعلق ہے اس کے بارے میں میں پھر یہ گزارش کروں گا کہ اس میں جو عارضی صورتحال ہڑتال اور تاجروں کی ذخیرہ اندوزی کی وجہ سے پیدا ہوئی تھی اس سلسلے میں حکومت مؤثر اقدام کر چکی ہے قیمتیں معمول پر واپس آ رہی ہیں۔ اور انشا اللہ چینی وافر مقدار میں ملک میں میسر ہو گی اور مناسب قیمتوں پر ملے گی۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر: جناب والا! منسٹر آف اسٹیٹ کی خدمت میں عرض ہے کہ اگر وہ صرف کل صبح اپنا آدمی بھیج کر اسلام آباد راولپنڈی اور گوجر خان میں چینی کی قیمت چیک کروالیں تو انہیں پتہ چلے گا کہ دس روپے سیر سے کم نہیں بک رہی ہو گی۔

مولانا سمیع الحق: جناب چیئرمین صاحب! وزیر مملکت صاحب نے جو وضاحت فرمائی ہے۔ ان تمام عوامل کے باوجود ۳۰ دسمبر کو جب مارشل لاء اٹھنے کا اعلان ہوا تو یہ ریٹ ایک دم اتنے کیوں بڑھ گئے۔ اگر ایسے عوامل تھے تو ۲۸ یا انتیس دسمبر کو بھی یہی صورت حال ہونی چاہئے تھی۔ یہ چند گھنٹوں میں تمام عوامل اور حالات کا ظہور اچانک ہو گیا۔

دوسرا منسٹر صاحب نے جو فرمایا ہے کہ نرخ متوازن ہو رہے ہیں یہ بالکل غلط ہے۔ بازار میں چینی کے نرخ دس، ساڑھے دس روپے تک پہنچ چکے ہیں اور یہ بڑھتے جا رہے ہیں۔ اگر ہم باہر سے سونا دے کر ڈالرز کے ذریعے چینی منگواتے ہیں اس کی بجائے اگر یہ کیا جائے کہ ہم گنے کا ریٹ بڑھا دیں تو کیا بہتر نہ ہو گا۔ یہاں تو ہمیں صرف ملکی روپیہ دینا ہو گا اور باہر سے ہم اربوں روپے کے ڈالر دے کر چینی منگواتے ہیں۔ انہوں نے خود فرمایا ہے کہ گڑ کا ریٹ زیادہ تھا اور چینی کا کم تھا اگر یہی صورت حال رہی تو اگلے سال تیس روپے کلو گرام تک چینی کا نرخ پہنچ جائے گا۔ ابھی سے اس کا انتظام کیا جائے۔ مناسب یہ ہے کہ گنے کا ریٹ بڑھایا جائے اور باہر سے جو ہم زر مبادلہ خرچ کر کے چینی منگواتے ہیں اس پر کنٹرول کیا جائے۔ اس کے علاوہ مہنگائی پر بھی کنٹرول کرنا چاہئے۔ میرے خیال میں مہنگائی کو روکنے کے لئے کوئی اقدامات نہیں کیے گئے۔ اس کے لئے سخت اقدامات کرنے چاہئیں بدقسمتی سے صوبہ سرحد میں تو چینی کے ساتھ ایک بدشگونی وابستہ ہو گئی ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جہاں تک اس موشن کا تعلق ہے اس سٹیج پر ہم صرف

ایڈمبلسٹی کو ہی ڈسکش کر رہے ہیں۔ جو تجاویز آپ پیش کر رہے ہیں جیسا کہ وزیر موصوف نے ابھی عرض کیا کہ فروری میں وہ ایگریکلچر کی میٹنگ بلائیں گے اس وقت یہ تجاویز اس میں زیر غور آ سکتی ہیں۔ ان کا یہ کہنا صحیح ہے کہ چونکہ اس پر نیشنل اسمبلی میں بحث ہو چکی ہے اس لئے اس پر دوبارہ یہاں بحث نہیں ہو سکتی۔ مجھے افسوس ہے کہ اس کو آوٹ آف آرڈر قرار دینا پڑے گا۔ باقی تجاویز سینٹ کی ذیلی کمیٹی کا جو اجلاس فروری میں ہو گا اس میں آ سکتی ہیں۔

جناب پروفیسر خورشید احمد: نہیں ہیں۔ یہ تین چار تحاریک التواء ہیں ہمارے پاس وقت بہت کم رہ گیا ہے۔ لیکن چونکہ یہ پبلک امپارٹنس ارجنٹ میٹر اور recent accurrence کے ساتھ ڈیل کرتی ہیں، اس لئے اگر ایوان کو منظور ہو تو کل ان کو سب سے پہلے لے لیا جائے۔

مولانا سمیع الحق: میرے خیال میں چند منٹوں کا اضافہ کر کے اسے آج ہی لے لیا جائے کیونکہ جیسا کہ قاضی صاحب نے فرمایا یہ بہت ہی اہم مسئلہ ہے پورے صوبے اور ملک میں۔

جناب چیئرمین! اس پر کافی بحث ہو گی۔ تین تحاریک التواء تو پی آئی اے بلڈنگ میں بم پھٹنے پر ہیں پھر میران شاہ نادران ایجنسی میں بم پھٹنے پر ایک تحریک التواء ہے یہ قاضی حسین احمد صاحب کی ہے۔ تو میرے خیال میں اسے کل لے لیتے ہیں اور پہلا ہی کام یہ کرتے ہیں۔

مولانا کوثر نیازی: جناب چیئرمین! ٹائم میگزین کے بارے میں میری جو تحریک التواء تھی وہ اصل میں ان تمام قصوں کا روٹ کاز ہے۔ آپ اسے متواتر مؤخر کرتے چلے آ رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: میں اسے مؤخر نہیں کر رہا۔ لیکن وہ ہے کہاں پر؟ اصل میں سوال یہ ہوتا ہے کہ ایک معزز ممبر کی ایک ہی تحریک التواء ایک دن میں پیش ہو سکتی ہے۔

مولانا کوثر نیازی: وہ تو پہلے اس دن سرکولیٹ ہوا تھا۔ یہ جو آپ نے آج اسرائیل کے سلسلے میں پیش فرمایا یہ تو مؤخر ہوا۔ پہلے یہ پیش ہو چکا ہے اس دن۔ یہ اس دن کے کھاتے کا ہے۔ یہ ٹائم میگزین کا موشن جو اس دن سرکولیٹ ہو گیا تھا وہ مؤخر ہوتا جا رہا ہے۔ اب ببرک کارمل نے بھی اپنی پریس کانفرنس میں اس کا حوالہ دیا ہے۔ وہ اتنا اہم ہے اور حکومت نے اس پر

ابھی تک تو کوئی سٹیٹ منٹ نہیں دی اور نہ اس کی تردید کی ہے جو اس میں کوائف بیان کیے گئے ہیں۔

جناب چیئرمین: اس کو میں دیکھ لوں گا چونکہ تحاریک التواء کا وقت ختم ہو چکا ہے اس لئے اس کو کل لے لیں گے۔ لیکن اس کے متعلق میں ابھی وعدہ نہیں کر سکتا۔ میں اس کو دیکھ لوں گا۔ اگر وہ ہوا تو اس کو بھی لے آئیں گے۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: جناب والا! ایک تحریک التواء واپڈا کے ملازمین کے بارے میں تھی جن کو اغوا کیا گیا ہے۔ یہ بہت اہم ہے۔

جناب چیئرمین: ہم نے جو طریقہ کار رکھا ہے وہ یہ ہے کہ جس Choronological آرڈر میں یہ ہمارے پاس پہنچتے ہیں اسی آرڈر میں ایک معزز رکن کا ایک اڈجرنمنٹ موشن رکھا جاتا ہے۔ اب اگر آپ نے ایک درجن موشن دیئے ہیں تو پھر آپ کو بارہ دن انتظار کرنا پڑے گا۔ اب ہم اگلی آئیٹم کو لیتے ہیں اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹ ۱۹۷۷ء۔ ۷۸ پر بحث۔ اس بحث کا آغاز کون کرنا چاہتا ہے۔ جناب مقبول احمد خان صاحب

DISCUSSION ON THE COUNCIL ISLAMIC IDEOLOGIES REPORT FOR 1977-78

جناب مقبول احمد خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں آپ کا بے حد مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ جناب والا! میرے لئے یہ امر باعث سعادت ہے کہ میں آج اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات پر بحث کا آغاز کر رہاں ہوں۔ جیسا کہ معزز اراکین کے علم میں ہے کہ دستور پاکستان کی شق ۲۳۰ (۴) کے تحت ....

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: پوائنٹ آف آرڈر سر!

جناب چیئرمین: جی میرداد خیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: جناب والا! کیا وزیر محترم کے لئے خصوصی اجازت ہے کہ وہ پڑھ کر تقریر کریں؟

جناب مقبول احمد خان: یہاں طنز و حسد کی بجائے عمل کرنا سیکھیں، علمائے کرام کا کام یہ ہے کہ وہ عملی طور پر بات کریں۔ اس طرح تو کام نہیں بنتا۔ رولز کے تحت میں پڑھ کر تقریر

کر سکتا ہوں لیکن آپ ایسا نہیں کر سکتے۔

قاضی عبداللطیف: پوائنٹ آف آرڈر جناب والا!

جناب چیئرمین: جی فرمائیے۔

قاضی عبداللطیف: جناب عبدالرحیم میرداد خیل عالم تو نہیں ہیں۔ اور انہوں نے اس میں نشانہ ہمیں بنایا ہے۔

جناب چیئرمین: تیر ان کا غلط نشانے پر لگا۔ ان کا یہ مطلب تھا............

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: میں عالم بھی ہوں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے میں کسی دینی مدرسے کا فارغ التحصیل نہیں ہوں۔ یہ اعزاز بھی مجھے حاصل ہے۔

جناب اقبال احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی فرمائیے۔

جناب اقبال احمد خان: جناب والا! جناب محترم سینیٹر قاضی عبداللطیف صاحب نے فرمایا ہے کہ جناب عبدالرحیم میرداد خیل عالم نہیں ہیں۔ ان کا ارشاد ہے کہ وہ عالم ہیں پہلے جناب اس کا فیصلہ کیا جائے کہ وہ عالم ہیں پہلے جناب اس کا فیصلہ کیا جائے کہ وہ عالم ہیں یا نہیں ہیں پھر یہ اعتراض منسٹر صاحب پر کیا جا سکے گا۔

جناب چیئرمین: عالم کا مطلب ہے جاننے والا۔ اور ہر ایک شخص جو سینٹ تک پہنچ سکتا ہے وہ اتنا جاننے والا ضرور ہے کہ اس کو عالم کہا جا سکے۔

جناب مقبول احمد خان: پھر تو آپ نے ہمارے حق میں فیصلہ کر دیا۔

جناب چیئرمین: جہاں تک تقریروں کا تعلق ہے عام رول یہ ہے کہ پڑھی ہوئی تقریریں نہیں کی جاتیں سینٹ میں یا اسمبلی میں۔ لیکن جہاں تک وزراء صاحبان کا تعلق ہے اگر وہ پالیسی سٹیٹ منٹ دینا چاہتے ہیں اور اس کے لئے Precision کی ضرورت ہے تو عام روایت یہ ہے کہ ان کو اجازت ملتی ہے۔ تو حتی الوسع کوشش کریں کہ اپنی تقریر زبانی کریں۔

جناب مقبول احمد خان: شکریہ۔ بہر حال سینیٹرز صاحبان کو معلوم ہو گیا کہ وہ جو لکھی ہوئی تقریر پڑھتے رہے ہیں آئندہ نہیں پڑھ سکتے۔ جناب والا! میرے لئے یہ باعث سعادت ہے کہ میں آج اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات پر بحث کا آغاز کر رہا ہوں جیسا کہ معزز

[Mr. Maqbool Ahmed Khan]

اراکین کے علم میں ہے کہ دستور پاکستان کی شق ۲۳۰ (۴) کے تحت اسلامی نظریاتی کونسل کی تشکیل کے بعد ہر سال اپنی ایک عبوری سالانہ رپورٹ اور سات سال کے اندر ایک اپنی رپورٹ حکومت کو پیش کرنی تھی۔ چنانچہ کونسل مذکور نے ۱۹۷۴ میں اپنی تشکیل کے بعد مندرجہ ذیل سالانہ رپورٹیں حکومت کو پیش کیں۔ سالانہ رپورٹ ۷۵۔ ۱۹۷۴ء ۷۶۔ ۱۹۷۵ء، ۷۷۔ ۱۹۷۶ء ۷۸۔ ۱۹۷۷ء ۷۹۔ ۱۹۷۸ء ۸۰۔ ۱۹۷۹ء، ۸۱۔ ۱۹۸۰ء، ۸۲۔ ۱۹۸۱ء، ۸۳۔ ۱۹۸۲ء اور ۸۴۔ ۱۹۸۳ء۔ چنانچہ ان موصول شدہ رپورٹوں میں سے ۷۵۔ ۱۹۷۴ء اس وقت کی پارلیمنٹ میں زیر غور آئی۔ سالانہ رپورٹ برائے سال ۷۶۔ ۱۹۷۵ء اور ۷۷۔ ۱۹۷۶ء اس معزز ایوان میں زیر بحث نہیں آئیں۔ اسلامی نظریاتی کونسل سے درخواست کی گئی کہ مطلوبہ تعداد میں طبع شدہ نقول فراہم کرے تاکہ ۱۹۷۵ء اور ۷۷۔ ۱۹۷۶ء کی رپورٹیں بھی اس وقت معزز ایوان میں پیش کی جاسکیں۔

جناب عالی! یہاں میں یہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ نفاذ اسلام کے سلسلے میں یہ سنجیدہ کوششیں ۱۹۷۷ء میں عوام کے مطالبہ کے پس منظر میں ہوئیں۔ جناب صدر محمد ضیاء الحق کی خصوصی دلچسپی سے جو رپورٹیں موصول ہوئیں ان پر عمل درآمد کرنے کے لئے مختلف اوقات میں کابینہ کے سامنے پیش کر کے احکامات جاری کیے گئے۔ جناب والا! چنانچہ اس وقت کی کابینہ میں وقتاً فوقتاً یہ رپورٹیں زیر بحث آئیں اور بہت سی سفارشات پر عمل درآمد کرنے کے لئے اقدامات کئے گئے ۱۹۷۷ اور ۱۹۸۴ کے دوران سالانہ عبوری رپورٹوں کو ایوان میں پیش کر دیا گیا ہے نیز ۲۷ جنوری ۱۹۸۲ کی تحریک کا اعادہ کرتے ہوئے میں ایوان سے درخواست کروں گا کہ وہ ۱۹۷۷۔ ۱۹۷۸ کی رپورٹوں کو زیر بحث لائیں جو رپورٹ آج زیر بحث ہے اس رپورٹ میں کونسل نے جن موضوعات پر سفارشات کی ہیں۔ وہ مندرجہ ذیل ہیں

۱۔ عقائد و عبادات

۲۔ نظام عدل

۳۔ نظام معیشت

۴۔ نظام تعلیم

۵۔ نشر و اشاعت

۶۔ طرز معاشت

جناب والا! اسلامی حکومت کا اولین فرض اہتمام صلوٰۃ ہے اور اس معاملے میں کافی پیش رفت ہوئی ہے۔ دفاتر میں، سرکاری اداروں میں اور دیگر اداروں میں صلوٰۃ کا بندوبست کیا گیا ہے۔ سرکاری سطح پر احکامات جاری کیئے گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ بڑی حد تک اس پر عمل بھی ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ عقائد کی درستگی کے سلسلے میں قادیانی آرڈیننس ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے اور اس پر عمل بھی ہو رہا ہے۔ نظام عدل کی تبدیلی کے لئے یہ ایوان اسلامی نظام عدل اور عوام کے جذبات سے واقف ہے۔ نظام عدل کو سرے سے تبدیل کر کے اسلامی رنگ میں ڈھالنے کا کام بتدریج آگے بڑھ رہا ہے۔

نظام معیشت کا تبدیل کرنا سب سے کٹھن اور اہم مسئلہ ہے اس کو اسلامی اقدار کے مطابق استوار کرنے میں کافی پیش رفت ہوئی ہے۔ بغیر سودی بینکاری کا اجراء چھوٹے قرضہ جات پر منافع نہ لینا، قرضہ حسنہ کا اجراء اور عشر و زکوٰۃ کا عائد کرنا چند اہم اقدامات ہیں جو حکومت نے اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کے نتیجے میں کئے ہیں لیکن ابھی اس میدان میں بہت کچھ کرنا باقی ہے

جناب والا! نظام تعلیم میں جہاں تک دینیات اور اسلامیات کے کورس کا تعلق ہے یا دینی مدارس کی اسناد کو عام سکولوں کی اسناد کے برابر درجہ دینے کا تعلق ہے اس پر کافی پیش رفت ہوئی ہے۔ نشر و اشاعت اور طرز معاشرت ہر دور کا ایک دوسرے سے گہرا تعلق ہے ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے پروگراموں میں خاصی حد تک تبدیلی ہوئی ہے تاکہ ان کو اسلامی اور قومی تشخص سے مکمل ہم آہنگی ہو سکے مجھے یہ معلوم ہے کہ اکثر و بیشتر علمائے کرام اس سے مطمئن بھی نہیں ہیں لیکن اس پر پیش رفت جاری ہے معاشرے کی تبدیلی میں سب سے پہلا قدم قومی لباس کی ترویج تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ اصلاح معاشرہ کے لئے بہت سے دیگر اقدامات کئے گئے۔ یہ صحیح ہے کہ وہ معاشرہ جس کی ہمیں توقع تھی ابھی تک قائم نہیں ہو سکا لیکن Evolutionary Process میں پیش رفت نسبتاً سست لیکن پائیدار ہوتی ہے۔ آخر میں صدر محترم کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اسلامی معاشرہ کی ترویج کی طرف پیش قدمی کا بیڑہ اٹھایا اور انشا اللہ اب نمائندہ حکومت اس کو منزل مقصود تک پہنچانے میں پوری پوری کوشش کرے گی۔ یہاں میں اس بات کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ بعض قوانین اور احکامات جن کا ان

سفارشات کے نتیجے میں اجراء ہوالفظ بہ لفظ اسلامی نظریاتی کونسل کے تجویز کردہ مسودات کے مطابق ہی نہیں ہے لیکن ان سفارشات کی روح اور مقصد کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ اب کونسل مذکورہ کی سفارشات پر مبنی رپورٹ بابت سال ۱۹۷۷، ۱۹۷۸ معزز ایوان کے سامنے ہے جس کو وہ زیر غور لائے۔ میں نے ایک سطحی جائزہ پہلے ہی ایوان میں پیش کر دیا ہے اس میں کہیں کہیں ٹائپنگ کی غلطیاں رہ گئی ہیں جن کے لئے معذرت خواہ ہوں تصحیح شدہ جائزہ آج ایوان میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ شکریہ جناب۔

جناب چیئرمین: شکریہ، جناب جوگیزئی صاحب۔ ایک میں عرض کر دوں کہ ان میں خصوصی سفارشات ہیں اور حکومت کی رہنمائی کے لئے میرے خیال میں یہ بہتر ہو گا کہ اگر آپ ان سفارشات کی تائید کریں یا ان میں اگر کوئی ترمیم تجویز کرنی ہو تو وہ کریں تو وہ پھر آسان رہے گا۔

نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی: جی میں وہی عرض کروں گا۔ ۱۴ سو سال سے اسلامی قانون کسی نہ کسی شکل میں تھا۔ آج میں نے ۷۹ - ۱۹۷۸ کی یہ رپورٹ پڑھی تھی قصاص و دیئت کے متعلق ہے یہ اس پر پہلے ہی کانفیڈنشل لکھا ہے فقہ مدرسے میں پڑھایا جاتا ہے۔ ہر عالم کو فقہ کے کل مسائل کا پتہ ہوتا ہے مگر یہ معلوم نہیں ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل نے اس کتاب پر کانفیڈنشل لکھ کر اسے پبلک کی نظروں سے کیوں چھپایا۔ کیا یہ کوئی ایٹم بم تھا جو بن رہا تھا یا کوئی ایسا مسئلہ تھا جو فارن میں برا اثر ڈال رہا تھا۔ یہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات تھیں ان کو عوام کے سامنے پیش ہونا چاہئے تھا۔ اس میں ہر علمائے فکر کا تجزیہ شامل ہونا چاہئے تھا مگر ایسا نہیں کیا گیا۔

اب جناب میں اس میں دیئے گئے قصاص اور دیت کے قانون پر آتا ہوں قرآن مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اس کا حکم ہے کہ قتل کے بدلے قتل، آنکھ کے بدلے آنکھ اور کان کے بدلے کان، ناک کے بدلے ناک اور جتنا زخم ہے اس کے برابر اس کا قصاص ہے۔ اور قصاص اس صورت میں ساقط ہو جاتا ہے جب کہ مدعی یا ولی اس کو بخش دے اور اس کے بدلے دیت لے لے۔ مگر یہاں پر قصاص کے ساتھ یہ ۲۵ سال کی قید لگانا میں انہیں سمجھتا ہوں کہ یہ تعزیز کہاں سے نکالی گئی یعنی اس کا ماخذ کہاں سے نکلا۔ فقہ قانون کے پانچ ماخذ ہیں۔ آیات حدیث اجماع قیاس اور احسان۔ قیاس اس کو کہتے ہیں کہ جب ہم کسی قانون کی ترمیم کرتے

ہیں تو قرآن اور سنت پر ہمارا انحصار ہوتا ہے اس کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم اس سے رہنمائی حاصل کرتے ہیں۔ جب بھی قانون یا قانون سازی یا جرم کی پاداش میں یا معاشرے میں کسی چیز کے لئے قانون کی ضرورت پڑے تو انہی پانچ چیزوں کو سامنے رکھ کر ہم قانون بناتے ہیں۔ مجھے حیرت ہوئی کہ ۲۵ سال سزا قصاص میں کیسے ہو گئی اور ۲۲ سال زنا میں کیسے ہو گئی۔ زنا کے بھی چار گواہ ہوتے ہیں اگر چار گواہوں میں سے ایک منحرف ہو جاتا ہے تو اسے کذاب کہا جاتا ہے اور کذاب کو ۸۰ دُرے پڑتے ہیں اور اس کی گواہی ساقط ہو جاتی ہے۔ اب وہاں پر پولیس جب ایک آدمی کو پکڑ لیتی ہے اور اس کا چالان کر دیتی ہے اس کے لئے شرعی گواہ نہیں لاتی بجائے اس کہ اس کو کذاب کی سزا ملے ان کو چھوڑ بھی دیا جاتا ہے اور ۲۲ '۲۲ سال سزا بھی دی جاتی ہے۔ یہ نہ میرے فکر میں ہے نہ میرے علم میں ہے نہ میں سمجھتا ہوں کہ کسی اسلامی قانون میں یہ چیز ہے۔ مجھے اس کے ماخذ کا پتہ نہیں ہے کہ انہوں نے یہ ماخذ کہاں سے بنا لیا۔

اب آیئے ذرا اسلامی تاریخ پر نظر دوڑائیں قرآن کو پڑھنے کے بعد سب سے پہلی آیت ذالک الکتاب لا ریب فیہ۔ کہ یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں ہے۔ یہ ایک چیلنج ہے۔ ۱۴ سو سالوں میں انسانوں کیلئے بھی' جنات کیلئے بھی' کوئی بھی شخص اس قرآن کے متعلق کوئی چیز لا دے' سورۃ لا دے یا اس کے متعلق مضمون لا دے یا قانون لا دے' تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ ایک چیلنج ہے۔ جو قانون قرآن میں ہے میں اس قانون کے علاوہ دوسرا قانون بنانا یا جو سزا خداوند کریم نے کسی جرم کے لئے مقرر کی ہے اس سے کم کرنا یا زیادہ کرنا' یہ خود کفر ہے۔ خود قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو میرے اتارے ہوئے کلام کے مطابق فیصلہ نہیں کرتا وہ کافر ہے وہ ظالم ہے وہ فاسق ہے۔ تو مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ اول کانفیڈنشل لکھنا ہے' پھر اس کے بعد تعزیزی سزائیں ۲۵ '۲۵ سال دینا جبکہ قرآن میں سزائے قید کا تصور ہی نہیں ہے کیوں؟ دو چیزیں ہوتی ہیں جسمانی زرر میں قصاص ہوتا ہے اور مالی زرر میں دیت ہوتی ہے۔ تمام دنیا کے قواعد انسانوں کے جرائم' جو انسانی جسم سے تعلق رکھتے ہیں وہ دو قسم کے ہوتے ہیں یا مارا جاتا ہے یا زخمی ہو جاتا ہے۔ دونوں صورتوں میں اس کا قصاص بھی ہے دونوں صورتوں میں اس کی دیت بھی ہے۔ دونوں صورتوں میں مدعی کو اختیار ہے کہ اس کو بخش دے۔ تو یہ مجھے سمجھ نہیں آئی کہ تعزیز کے تحت ۲۲ سال ۲۴ سال سزا کس منبع قانون سے' کس شرع سے' کس

[Nawabzada Jahangir Shah Jogizai]

شرع کے کس اصول سے، انہوں نے اخذ کی ہے۔

جناب والا! دوسری چیز یہ ہے اسلام ایک عقیدے سے تعلق رکھتا ہے، عقیدہ کیا ہے کہ اللہ پر بالغیب ایمان لانا، آخرت پر بالغیب ایمان لانا جہاں ہماری عقل، فکر رسائی حاصل نہیں کر سکتی ہے لیکن اگر ایک شخص کے ذہن میں خدا کا تصور آتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ خدا ہے۔ پھر اس کے ذہن میں تبدیلی آتی ہے۔ اس کے کردار میں ایک تبدیلی آتی ہے۔ اس کے برعکس جب انسان میں یہ تصور نہیں ہوتا ہے یہ اعتقاد نہیں ہوتا تو اس کے خیالات، اس کا کردار کچھ اور ہوتا ہے۔ اللہ کہتا ہے، "لا اکراہ فی الدین" کہ دین میں جبر نہیں ہے۔ لیکن معاشرے کے لئے جو قانون خدا نے نافذ کیے ہیں ان کو بزور نافذ کرنا پڑے گا

اب جو قوانین خداوند کریم نے معاشرے کے لئے نافذ کیے۔ مثلاً قتل، زخم، طلاق، نکاح، وراثت، زنا، چوری، فساد، یہ وہ تمام قوانین ہیں جو اس معاشرے کے لئے ضروری ہیں۔ ان تمام قوانین میں کہیں بھی سزائے قید نہیں ہے بلکہ فساد کے لئے بھی یہ ہے یا سولی چڑھاؤ، یا ہاتھ پاؤں کاٹو یا ملک بدر کرو، یہ سزا کی نوعیت ہے یا اس جرم کی نوعیت ہے۔ کہیں سزائے قید نہیں ہے۔ اس لئے مجھے حیرت ہوتی ہے؟ کہ اسلامی نظریاتی کونسل نے یہ سزائیں کہاں سے نکالیں اس کا منبع کیا ہے اس کا شرعی جواز کیا ہے؟

اب میں تاریخ پر آتا ہوں۔ حضرت ابو بکرؓ پہلے خلیفہ ہوئے خدا ان کو جنت نصیب کرے۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحمتیں نازل کرے۔ پھر حضرت علیؓ تک اور حضرت معاویہؓ تک پھر اس کے بعد خلافت ملوکیت میں تبدیل ہوئی عباسیوں کے خاندان کو دیکھو، پانچ سو سال تک چلا، اور کیا کیا۔ اس کے بعد جو بھی ہمارے آئمہ تھے، سکول آف تھاٹ تھے، ایسے وقت میں انہوں نے فقہ کی تدوین شروع کی، ایک استنجا کے متعلق تو سینکڑوں مسئلے آپ کو ملیں گے لیکن حقوق العباد پر، سیاست پر حکومت پر اور شوریٰ پر کبھی کوئی چیز آپ کو نظر نہیں آئے گی۔ اس لئے کہ ملوکیت کے زمانہ میں ان لوگوں کو وہ فراغت یا آزادی نہیں تھی کہ وہ اس قسم کا قانون بنائیں جس سے بادشاہ پر اثر پڑتا ہو۔ یہ دو تین چیزیں میں نے دیکھی ہیں اور مجھے حیرت ہوتی ہے یا تو مجھے کوئی عالم یہ سمجھا دے یا اس قسم کا کوئی ادارہ مجھے یہ سمجھا دے کہ اسلامی قوانین میں سزاؤں کے ساتھ قید ہے؟ میں سمجھتا ہوں کہ اسلام میں یہاں تک ہے کہ جب کفار کے ساتھ جنگ

ہوتی تھی تو بھی جیل نہیں تھی، بلکہ وہ تقسیم کرتے تھے۔ تاکہ جو قیدی ہیں وہ لوگوں کے ساتھ رہیں۔ مسلمانوں کے اخلاق سے متاثر ہوں، اور ان کے اوپر خرچہ نہ ہو، بلکہ وہ مالک کا جو کام کرتا ہے اس کے صلے میں وہ اپنا معاوضہ پائے۔ چنانچہ قرآن میں، اسلام میں سزائے قید کا تصور نہیں ہے۔ اس لئے مجھے یہ اعتراض ہے کہ تعزیرات میں جو سزائیں مقرر کی گئی ہیں وہ خلاف شرع ہیں ماسوائے قصاص کے "مثلاً آنکھ کے بدلے آنکھ" بڑے بڑے علماء اور مسلمان جو فقہ یا فقہی مسائل پر دسترس رکھتے ہیں یا انسانی معاشرے کو سمجھتے ہیں ان کو چاہئے کہ اس پر دوبارہ نظر ثانی کریں اور وہ تمام قوانین جو غیر اسلامی ہیں انہیں نکال دیں ان الفاظ کے ساتھ میری آج کی observations ختم ہوتی ہیں۔

جناب چیئرمین: بہت بہت شکریہ اور کوئی صاحب اظہار خیال کرنا چاہتے ہیں؟

حاجی محمد عمر خان: جناب والا! وزیر مذہبی امور سے میں پوچھنا چاہتا ہوں، اب اسلامی قانون نافذ کرنے کے لئے کتنی مدت درکار ہے۔ چالیس سال تو گزر چکے ہیں آپ اب بھی اسلامی نظریاتی کونسل کے پیچھے پھر رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں اس نے یہ کہا، اس نے یہ رپورٹ دی۔ یہ رپورٹیں کب ختم ہوں گی۔ آخر اس کو ختم ہونا چاہئے اور یہ یاد رکھئے، میں سب کو یہی کہتا ہوں کہ اگر آپ نے اس سیشن میں دو، تین چھ سات مہینے میں اسلامی قانون نافذ نہ کیا تو میں نے صدر صاحب کو بھی کہا ہے، وزیر اعظم صاحب کو بھی اور سارے وزراء کو بھی کہا ہے کہ آپ پھر ان بینچوں پر نہیں آئیں گے اور نہ یہ پاکستان رہے گا۔ ان الفاظ کے ساتھ مختصر الفاظ جو میرے ذہن میں تھے آپ کو کہے خدارا اس ملک اور قوم پر رحم کیجئے اس کو اور برباد نہ کیجئے۔

جناب چیئرمین: شکریہ حاجی صاحب! اور کوئی صاحب؟ جناب برہان الدین صاحب!

شہزادہ برہان الدین خان: میں عرض کرتا ہوں۔ جناب وزیر صاحب نے لباس کے بارے میں اپنی تقریر میں ذکر کیا ہے۔ ہمارے ملک میں کوئی نئی چیز ہوتی ہے تو وہ انفورس نہیں ہوتی ہے۔ اگر کوئی بھی قومی چیز ہو، خواہ وہ language ہو، خواہ وہ تعلیم ہو، خواہ وہ لباس ہو، وہ انفورس نہیں ہوتا ہے۔ اس ہاؤس میں کوئی انگریزی میں بولتا ہے، کوئی قومی زبان میں بولتا ہے۔ یعنی جو کچھ کام ہوتا ہے اس کو خدا کے واسطے انفورس کریں۔ اور اسلام کو اس ملک میں قائم کریں جس کے لئے یہ ملک بنا تھا ہمیں یہی عرض کرنا تھا۔

جناب چیئرمین: لباس تو ایک چھوٹا سا حصہ ان کی تقریر اور ان سفارشات کا تھا، باقی بھی بہت ساری سفارشات ہیں۔

شہزادہ برہان الدین خان: ایک چھوٹی سفارش جو ہے اس کے اوپر تو قائم رہیں۔ اس کے اوپر عمل کریں تو پھر قوم جو ہے وہ آہستہ آہستہ بنتی ہے اور کسی چیز پر عمل کرنے کے بغیر قوم نہیں بن سکتی۔ ایک چیز ہم نہیں کر سکتے تو باقی چیزیں کیسے کریں گے۔

جناب چیئرمین: شکریہ، اور کوئی صاحب، جناب پیر صاحب!

الحاج پیر سید محمد شاہ: جناب والا! بولتے تو بہت ہیں، آئین میں اسلام کا لفظ ہے مگر عمل میں کچھ بھی نہیں۔ بات ہے عمل کی، یہ کہتے ہیں کہ پاکستان اسلام کے لئے بنا، بولتے ہیں، کہتے ہیں، عمل نہیں کرتے۔

جناب چیئرمین: آپ بھی طریقہ کار بتا دیجئے، کہ عمل کے لئے حکومت کیا طریقہ کار اختیار کرے یا قوم اختیار کرے کہ وہ اس پر عمل کر سکے۔

الحاج پیر سید محمد شاہ: جناب والا! عمل کے لئے قرآن شریف موجود ہے۔ وہ اسی کے قاعدے پر عمل کریں۔ ہمارے پاس قرآن مجید موجود ہے۔ ہمارا وہ قائد ہے ہمارا وہ قانون ہے۔ جو کچھ قرآن شریف میں ہے وہ حقیقت ہے۔ اور اس کی تعمیل کریں۔ تعمیل کرانے والے حکام ہیں وہ یہ کام کریں، جب کوئی آدمی مرتا ہے، تو ملا کو لاؤ غسل دلاؤ ایسے کرو۔ ویسے کرو، زندہ ہے تو پھر وہ بات نہیں ہے۔ جب مرتا ہے تو ملا کو بلاتے ہیں، جنازہ، نماز بھی کرتے ہیں جو ہم کہتے ہیں وہ کرتے ہیں، اور جب تک زندہ ہیں تو اسلام کا کوئی پتہ ہی نہیں، اسلام چیز کیا ہے۔ اسلام کہتے کس کو ہیں۔ ہمارا دل جلتا ہے، منہ جلتا ہے، زبان جلتی ہے۔ جب اسلام کی تعمیل نہیں ہوتی ہے مسلمان ہیں تو مسلمان بننا ہو گا، مسلمان والی شکل بنانی ہو گی مسلمان کا حلیہ کیا ہونا چاہئے، حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا حلیہ مبارک کیا تھا۔ یہ ساری چیزیں ہمارے مسلمانوں میں ہونی چاہیں اس طرح بھی ہم نے گزارش کی تھی کہ اسلام کی تعمیل کرو۔ اسلام قائم کرو گے تو اسلام کے قائم ہونے سے انسان کے اعمال ٹھیک رہیں گے۔ اخلاق ٹھیک رہے گا۔ ابھی جو بد اخلاقی ہو گئی ہے، پرایا مال کھانے کی جو عادت ہو گئی ہے یہ اسلام نہیں پرایا مال کھانا ایسا ہے جیسے خنزیر کا خون ہے حلال حرام کی ہم میں تمیز نہیں ہے۔ یہ ساری برائیاں ہماری قوم میں ہیں۔ ہمارے ملک میں آپ جتنی بھی کوشش کریں یہ برائیاں

نہیں جائیں گی۔ جب تک اسلام نہیں ہو گا' حلال حرام کا امتیاز نہیں ہو گا۔ یہ ہے امتیاز کی بات۔ چھوٹے بچوں میں' بڑے بچوں میں فرق نہیں ہو گا۔ مسلمان کا عمل کیا ہونا چاہئے پرائی چیز کو کیسے دیکھنا چاہئے' پرائی چیز کون سی ہے اپنی چیز کون سی ہے۔ حلال کیا ہے حرام کیا ہے۔ پرائی عورت کیسی ہے' اپنی عورت کیسی ہے اور عورت کو دیکھنا جائز ہے یا نا جائز ہے۔ یہ سارا اسلام ہے۔ اسلام میں یہ ہے کہ پہلی نظر پڑ جائے تو اجازت ہے' دوسری مرتبہ پڑی تو زنا ہے یہ سارے فقہ کے مسائل ہیں۔ ہم بار بار گزارش کرتے ہیں۔ سننے والے بہت ہیں ماننے والے نہیں ہیں۔

بخدا ہمارے لئے یہاں ملک میں اسلام لاؤ۔ ہم اسلام کے قائل ہیں۔ اسلام کے لئے ہمارے دل میں خواہش ہے پریس کریں گے اسلام لاؤ۔ اسلام کے لئے پاکستان بنا تھا۔ مولانا صاحب اسلام کے وارث نہیں۔ ہم سارے اسلام کے وارث ہیں سب کو اسلام کے لانے کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔ اسلام ہو گا تو تب ہی حلال و حرام کی تمیز ہو گی۔ پرایا مال نہیں کھائیں گے دوسروں سے چھیننا حرام ہے۔ یہ تمیز اسلام ہی میں ہے۔ پرایا مال لینا خنزیر ہے نفاذ اسلام ہو گا تو دین ہو گا پرایا مال کی خبر پڑے گی تب یہ ہو گا ورنہ نہیں ہو گا۔

ہماری یہی گزارش ہے آپ سے کہ زور دینا پڑے پیسے دینے پڑیں تو ایسا کریں۔ اسلام کے اوپر عمل کرو تو امتیاز ہو جائے کہ حلال کیا ہے حرام کیا ہے یہی گزارش ہے آگے آپ کو خدا ہمت اور توفیق عطا کرے آمین۔

<u>جناب چیئرمین</u>: بہت بہت شکریہ وہ نسخہ آپ نے بتایا نہیں کہ جس کی رو سے قوم کو اس کے اوپر مائل کیا جا سکے کہ اس پر عمل کرے۔ علامہ اقبالؒ نے برسوں یہی رونا رو دیا تھا جو آپ فرما رہے ہیں۔

به بند صوفی و ملا اسیری
حیات از حکمت قرآن نگیری
بآیاتش ترا کارے جز این نیست
که از یٰسین او آسان بمیری۔

جو آپ فرما رہے تھے کہ ملا کو بلا لو کہ یٰسین پڑھو تو ہم از یٰسین او آسان بمیری نسخہ تجویز کریں کہ عمل کس طرح کرایا جائے۔

الحاج پیر سید محمد شاہ: جناب والا! عمل سے مسلمان بنانا چاہئے اسلام اسلام نہیں کرنا چاہئے۔ مسلمان کو پانچ وقت نماز پڑھنی چاہئے اپنے ہاتھ سے کسی کو نقصان نہیں دینا چاہئے۔ مسلمان کی صورت کیسی ہو، حضور علیہ الصلوٰۃ و اسلام کی صورت کیسی تھی خلفائے راشدین کی صورت کیسی تھی۔ معاف کریں ہم سارے جو بیٹھے ہیں وہ مغرب پرست سب بیٹھے ہیں۔ آپ ضرور ناراض ہوں گے مگر ناراض ہونے دو حق بولوں گا۔ اس کے بعد پانچ وقت نماز پڑھنی چاہئے اس کے بعد کلام پاک پڑھنا چاہئے۔ مسلمان عمل سے بنے گا۔ جب تک پہلے اپنے گھر پر کنٹرول نہیں کرے گا تو ملک پر کنٹرول نہیں ہو گا۔ اپنے کو پہلے بنائیں پھر گھر کو بنائیں پھر آگے بات چلے۔ جب اپنے آپ پر گھر پہ اپنی بیویوں پر کنٹرول نہیں ہو گا تو اوروں کو کیا کہیں گے۔

جناب چیئرمین: بہت بہت شکریہ۔ اور کوئی صاحب جو آج اظہار خیال کرنا چاہئے۔ چھتاری صاحب؟

جناب راحت سعید چھتاری: حضور والا! پیر صاحب کی تقریر سننے کے بعد مجھے پریشانی یہ لاحق ہو گئی ہے کہ جس اسلام کا یہاں تذکرہ ہو رہا ہے وہ کون سا ہے اکبر الہ آبادی نے کہا ہے۔

وہ ریش دکھاتے ہیں کہ اسلام کو لے آؤ
مس زلف دکھاتی ہے کہ اس لام کو دیکھو۔

اگر یہ طے کر لیا جائے کہ کس نام کی بات ہو رہی ہے تو پھر یہ زیادہ وضاحت سے سمجھ میں آجائے گا۔

جناب چیئرمین: فی الحال اسلامی نظریاتی کونسل نے جو رپورٹ پیش کی ہے اس کی بات ہو رہی ہے۔

جناب راحت سعید چھتاری: مگر یہاں تو تقریر ہوئی ہے اس میں تو پیر صاحب نے یہ ارشاد فرمایا پہلی نظر پڑنے کے بعد دوسری نظر نہ پڑے، تو آج کل وطیرہ یہ اختیار کر لیا گیا ہے کہ جب پہلی نظر پڑتی ہے تو پھر ہٹاتے ہی نہیں کہ دوسری میں گناہ ہو جائے گا۔ ان مشکلات کا حل اگر ہے نظریاتی کونسل میں پھر باقاعدہ..........

جناب چیئرمین: کوئی اور صاحب۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: اس کو من و عن وطن تسلیم کیا جائے بس ختم ہے مسئلہ اس میں بڑے اچھے مسائل بیان کئے گئے ہیں۔

جناب چیئرمین: اس میں ابھی بہت سارے حضرات کسی اور دن بولنا چاہتے ہیں۔ لیکن میرا خیال ہے کہ ہمیں آپ نام لکھوا دیں کہ کون صاحب کس دن بولنا چاہتے ہیں۔ بہرحال یہ نام لکھ لیں۔

The House is adjourned to meet tomorrow at 6.00 P.M.

[The Senate then adjourned to meet again at six of the clock in the evening on Thursday, January 30th, 1986].

PCPP - 2301(86)/Senate--4-2-87--300.